پانچواں کتابچہ

ہمہ گیر تعلّم دوست کلاس کا انتظام وانصرام کرنا

unicef

Inclusive
Learning-Friendly
Environments

The original booklet has been adapted to the Pakistani context, translated into Urdu and published jointly by the Ministry of Education, Government of Pakistan, and UNICEF in 2010.

Printed in Pakistan

ISBN 92-9223-032-8

© UNESCO 2004

Published by the
UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education
920 Sukhumvit Rd., Prakanong
Bangkok 10110, Thailand

The designations employed and the presentation of material throughout the publication do not imply the expression of any opinion whatsoever on the part of UNESCO concerning the legal status of any country, territory, city or area or of its authorities, or concerning its frontiers or boundaries.

پیش لفظ

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اوران ہی مسائل سے دوچار ہے جو سب ترقی پذیر ممالک کو درپیش ہیں۔ تعلیم پاکستان کا ایک اہم اور سنجیدہ مسئلہ رہی ہے اور ہر حکومت اپنے تئیں اپنے وسائل کے مطابق اس میدان میں پیش رفت کرتی رہی ہے۔ ماضی قریب میں مختلف پروگراموں کے ذریعے نہ صرف تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی گئی، بلکہ بچوں کو معیاری تعلیم دینے کی طرف بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ تعلیم ''سب کے لئے'' (Education For All) کے تحت اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ کوئی بھی اسکول جانے والی عمر کا بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے، خواہ اس کا تعلق کسی نسلی گروہ، ثقافتی اقلیت یا مختلف پس منظر اور صلاحیت سے ہو۔ ساتھ ہی ساتھ اس بات کو بھی یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ جو بھی تعلیم دی جائے وہ معیاری اور بامقصد ہو۔ تاکہ بچے اپنی استعداد کے مطابق نہ صرف اپنے مستقبل کی تعمیر کر سکیں بلکہ پاکستان کی ترقی کیلئے بھی اہم کردار ادا کر سکیں۔

تعلیمی عمل میں استاد ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی میں بہت اہم ہوتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کلاس روم کا ماحول تعلیم و تعلّم کیلئے سازگار ہو اور بچے ایک خوشگوار فضا میں ایک دوسرے کی مدد سے آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔ یونیسکو کی تیار کردہ ''ٹول کٹ'' اساتذہ کو یہ باور کرانے میں مدد دیتی ہیں کہ ہر بچہ توجہ کا مستحق ہے، ہر بچے میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں اور ہر بچہ تعلیم کو آگے بڑھانے میں ایک مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے۔ خاص طور پر وہ بچے جن میں کچھ صلاحیتوں کی کمی واقع ہوتی ہو، شرط صرف یہ ہے کہ ہم انہیں ان کی موجودہ صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقع دیں اور ان کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشیں تاکہ وہ زندگی گزارنے کی بنیادی مہارتوں کو نکھاریں اور وہ اپنی کم صلاحیتوں کو رکاوٹ نہ بننے دیں یہی ان ٹول کٹس کا مقصد ہے۔ حکومت پاکستان یہ چاہے گی کہ ہمارے اساتذہ ان ٹول کٹس کے مقاصد کو سمجھیں اور ان پر عمل کر کے اپنی کلاس اور اسکول کو ایک بہترین اور مثالی جگہ بنا دیں، جہاں بچے آنے میں نہ صرف خوشی محسوس کریں بلکہ ایک دوسرے کی مدد، ہمت اور تعاون سے اپنے معاشرے اور ماحول میں خوش گوار تبدیلی لائیں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھیں۔

شعبہ نصاب، وزارت تعلیم امید کرتا ہے کہ تمام اساتذہ اس ٹول کٹ کا اپنی کلاس میں بھرپور استعمال کریں گے تاکہ کلاس روم صحیح معنوں میں علم دوست ماحول کا تصور عملی طور پر پیش کر سکیں اور حکومت کی ان کاوشوں میں مدد و معاون ہوں گے جو وہ تعلیم کو عام کرنے کیلئے کر رہی ہے۔

(عارف مجید)
جوائنٹ ایجوکیشن ایڈوائزر
(شعبہ نصاب) وزارت تعلیم، اسلام آباد

رہنمائے معاونت:(Tool Guide)

یہ کتابچہ مختلف قسم کی کلاسوں کے انتظام وانصرام کے لیے آپ کو عملی تجاویز فراہم کرے گا۔ یہ کتابچہ یہ بھی بتائے گا کہ مؤثر تدریس اور تعلّم کی منصوبہ بندی کیسے کی جائے۔ وسائل کو کس طرح مؤثر انداز میں استعمال کیا جائے۔ مختلف النوع بچوں کی کلاس میں گروپ ورک کا کیسے انتظام کیا جائے اور یہ بھی کہ کس طرح طلبہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے اور اپنے آپ کا بھی۔

معاونات: (Tools)

5.1 تعلیم اور تعلّم کے لیے منصوبہ بندی:

- ☆ کلاس کے معمولات
- ☆ بچوں کی ذمہ داریاں
- ☆ سبق کی منصوبہ بندی

5.2 دستیاب وسائل کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا:

- ☆ حقیقی گنجائش
- ☆ گوشہ تعلّم یا تعلیمی گوشے
- ☆ نمائش کی جگہیں
- ☆ کلاس لائبریری

5.3 گروپ ورک کا انتظام اور باہمی تعاون سے سیکھنا:

- ☆ گروپ ورک کے اندازِ نظر (approaches to Group work)
- ☆ کلاس کے مختلف گروپس کو استعمال کرنا
- ☆ باہمی تعاون کے ذریعے سیکھنا
- ☆ تعلّم کے لیے باہمی تعاون کی مہارتیں
- ☆ گروپ ورک کے لیے بنیادی اصول طے کرنا
- ☆ ہم عصر تعلّم کا انتظام
- ☆ خود آموزی
- ☆ اختلاف کے لیے منصوبہ بندی
- ☆ ہمہ گیر کلاس میں رویوں پر نظر رکھنا
- ☆ فعّال اور ہمہ گیر کلاس کا انتظام وانصرام کرنا

5.4 فعّال اور قابلِ اعتماد جائزہ:

- ☆ جائزہ کیا ہے؟
- ☆ حاصلاتِ تعلّم
- ☆ قابلِ اعتماد جائزے کا اندازِ نظر اور طریقہ کار۔
- ☆ فیڈ بیک اور جائزہ
- ☆ مہارتوں اور رویوں کا جائزہ لینا
- ☆ جائزہ لینے میں کیا کیا غلطیاں ہوسکتی ہیں؟

5.5 ہم نے کیا سیکھا؟

معاونات: 5.1

تعلیم اور تعلّم کے لیے منصوبہ بندی

جوآن (Juan) فلپائن میں ایک ٹیچر ہے جو پہاڑوں کے درمیان واقع ایک اسکول میں کام کرتا ہے۔ اُس نے کوئی خاص تربیت حاصل نہیں کی، تاہم جب شہر سے دور جانے کو کوئی استاد تیار نہیں تھا اُس نے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کیں۔ اگر چہ وہ بچوں سے بہت محبت کرتا ہے، مگر تدریس اس کے لیے بڑا چیلنج تھی۔ اس پیشے میں بہت ساری باتیں غور طلب ہیں: کیا پڑھایا جائے، کیا مواد استعمال کیا جائے، یہ مواد کہاں سے حاصل کیا جائے، مختلف جماعت کے بچوں کی ایک بڑی کلاس کو کس طرح پڑھایا جائے، مختلف جماعتوں کے لیے اسباق کی منصوبہ بندی کیسے کی جائے، ایک استاد یہ سب کچھ کیسے کر سکتا ہے؟

بہت سے ممالک میں، اور خاص طور پر دیہی علاقوں میں، اساتذہ کو اپنے کام میں چیلنج کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اگر چہ ہمیں بچوں کی دلچسپیوں پر ردِ عمل کے قابل ہونا چاہیے، مگر ساتھ ہی ساتھ ہمیں بے حد منظم رہنے کی بھی ضرورت ہے۔ ہمارے لیے تعلیم و تعلّم کا انتظام کرنا ضروری ہے۔ یہ معاونت آپ کو تعلیم و تعلّم کی منصوبہ بندی کے متعلق بہت سے خیالات سے آگاہ کرے گی، جن پر عمل کرتے ہوئے آپ موجود وسائل کا زیادہ سے زیادہ استعمال اور اس کے علاوہ تعلیم کے لیے ایک ایسے ہمہ گیر دوست ماحول کا انتظام کرنا سیکھیں گے، جہاں مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے بچے بھی ہوں گے۔

کلاس کے معمولات:

باقاعدہ کلاس روم سرگرمیاں بچوں کو جلد اور بامقصد کام کرنے کے لیے دن کی ابتدا سے ہی تیار کر دیتی ہیں۔ بچوں کو عام قواعد وضوابط کا پابند ہونا چاہیے اور مزید بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو منظم کریں۔ مثال کے طور پر، طالب علموں کے ایک گروپ یا کمیٹی کے ذمے حاضری رجسٹر کا کام لگا دیا جائے تاکہ وہ غیر حاضریوں کے بارے میں رپورٹ تیار کر کے استاد کو پیش کریں۔

بچوں کے معمول کے کام کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ان باتوں کی وضاحت اور فیصلہ کرنا بہت اہم ہے: (i) کیا کرنا ہے؛ (ii) کس نے یہ کرنا ہے؛ (iii) یہ کب کرنا ہے؛ (iv) اِس سرگرمی کو باقاعدگی سے اس طرح کرنا کیوں اہم ہے۔ کلاس کے معمول کے ذیل میں کچھ کام نیچے دیے جاتے ہیں، جو آپ بچوں سے مل کر منظم کر سکتے ہیں۔

- کسی ایک وقت میں انہیں کون سا کام کرنے کی ضرورت ہے، خاص طور پر اُن کے لیے جنہیں بہت دور سے پیدل آنے کی وجہ سے دیر ہو جاتی ہے یا اُنہیں جو ابھی کلاس شروع ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔
- کس طرح کتابیں اور درسی مواد تقسیم کیا جائے، جمع کیا جائے، سٹور میں رکھا جائے اور کون اِن کاموں کی ذمہ داری لے گا (شاید اس ذمہ داری کو کسی ایک بچے، لڑکے یا لڑکی، یا بچوں کی ایک ٹیم کے سپرد کر کے)
- جب انہیں ضرورت ہو اور ان کا استاد بھی موجود نہ ہو تو بچے ایک دوسرے کی مدد کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔
- جب کوئی سرگرمی ختم ہو جائے تو پھر اُنہیں کیا کرنا ہوگا؟
- بغیر کوئی خلل پیدا کیے، استاد کی توجہ کس طرح حاصل کی جا سکتی ہے۔
- شور وغل کے کون سے درجے قابل قبول ہیں۔
- کوئی خلل پیدا کیے بغیر، کلاس میں اِدھر اُدھر کیسے حرکت کی جا سکتی ہے۔
- کسی طرح کلاس سے باہر آنا چاہیے۔

بچوں کو ان قواعد کی تیاری میں سرگرمی سے حصہ لینا چاہیے کیوں کہ اگر وہ ان قواعد کی تیاری میں حصہ لے چکے ہوں گے تو ان کی پابندی بھی

کریں گے۔ تاہم کچھ قواعد طے شدہ ہیں خاص کر وہ جن کا مقصد بچوں کا تحفظ ہو؛ مثال کے طور پر، وہ کب کلاس چھوڑ سکتے ہیں، یا اسکول گراؤنڈ چھوڑنے سے پہلے استاد سے کس طرح رابطہ کریں، خاص طور پر اُس وقت جب وہ اپنے والدین یا سرپرست کے علاوہ کسی اور بالغ شخص کے ساتھ جا رہے ہوں۔

بچوں کی ذمہ داریاں:

تمام بچوں کو کلاس روم کی ذمہ داریوں اور کاموں میں حصہ لینا چاہیے۔ اِس طرح بچوں کو ذمہ داریوں کے متعلق پڑھاتے ہوئے آپ کلاس کو منظم کر کے خود اپنی مدد کر سکیں گے۔ ذیل میں ان چند ذمہ داریوں کی مثال دی جا رہی ہے جو آپ بچوں کے ذمے لگا سکتے ہیں۔

- چھوٹے بچوں کے لیے استاد یا وہ جنہیں تعلیم و تعلم میں خصوصی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔
- کوئی گروپ کا قائد یا کمیٹی کا رکن جو اِس بات کو یقینی بناتا ہو کہ تعلیم و تعلم کی سرگرمی یا معمولات مکمل ہوں اور جو سرگرمی کے اختتام پر کامیابی سے یہ آگاہ کرتا ہو کہ کیا کچھ سیکھا یا مکمل کیا جا چکا ہے۔
- صحت کمیٹی کا رکن جو اس بات کو یقینی بناتا ہو کہ ہاتھ دھونے کے لیے پانی اور صابن یا راکھ، اور پینے کے لیے صاف پانی موجود ہے۔
- حاضری رجسٹر لے جا کر حاضری چارٹ تیار کرتا ہو۔
- کلاس میں رکھے گئے ''مشورہ بکس'' سے تجاویز نکال کر اُن کا اندراج کرتا ہو۔

بچوں کی عمر اور سمجھ بوجھ کی صلاحیت کے مطابق ذمہ داریاں دیں۔ تاہم صرف ہونہار یا سب سے زیادہ ''سمجھ دار'' بچوں کو ہی حقیقی ذمہ داریاں نہیں سونپنی چاہئیں۔ کلاس کے تمام بچوں کو اِس میں شامل کرنا چاہیے، چاہے وہ کسی صنف سے تعلق رکھتے ہوں اُن کی سیکھنے کی اہلیت کیسی ہی ہو اور اُن کا ثقافتی پس منظر جو بھی ہو۔ علاوہ ازیں ہمیں یہ خیال بھی کرنا چاہیے کہ ہم صنف سے جڑے ہوئے کام نہ لیں مثلاً لڑکیوں سے پودوں کو پانی دینا اور لڑکوں سے ڈیسک آگے پیچھے کروانا۔ بچوں کو اگر صحیح مدد دی جائے تو وہ کلاس میں نہ صرف شامل ہوں گے بلکہ کلاس کے کاموں اور معمولات سے فائدہ بھی اُٹھائیں گے۔

سبق کی منصوبہ بندی:

تعلّم کے لیے موجود وقت کا بہترین استعمال کرنے کے لیے، اسباق کی اچھی طرح منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔ بے شک، اس کام کے لیے پہلے پہل تو اچھا خاصا وقت درکار ہوگا، لیکن اساتذہ کے لیے یہ بہت اہم ہے جو آگے چل کر وقت کی بچت کا سبب بھی بنے گا۔
آپ نصابی تکون کو منصوبہ بندی کے لیے ایک فریم ورک کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ منصوبہ بندی کے لیے آپ جو ایک دائرہ کار فریم ورک استعمال کر سکتے ہیں وہ نصابی تکون ہے۔

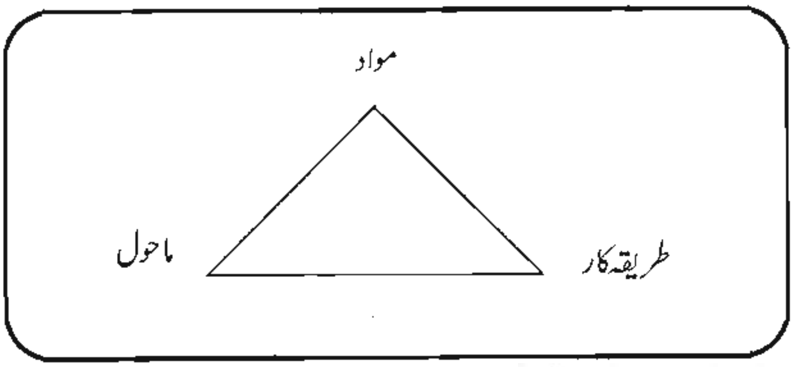

اِس فریم ورک میں ''مواد'' سے مراد وہ موضوعات ہیں جو قومی نصابی دستاویز میں درج ہیں تاہم ایسی کلاس جس میں مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے ہیں، یہ موضوعات بامقصد ہوں اور مقامی لوگوں کی ضروریات کے مطابق ہو۔

''طریقہ کار'' سے مراد یہ ہے کہ مواد کی تدریس کس طرح کی جا رہی ہے۔ مختلف سیکھنے کے طریقوں کے مطابق، مختلف تدریسی طریقے استعمال کیے جا رہے ہوں یہ کہ درس و تدریس کے لیے موجود وقت پوری طرح استعمال کیا جائے۔ (ذیل میں جوڑوں کی صورت میں تدریس کا مطالعہ کریں)۔

''ماحول'' سے مراد طبعی ماحول ہے جس میں وہ وسائل بھی شامل ہیں جو تعلیم کے گوشے میں دستیاب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں نفسیاتی سماجی ماحول بھی شامل ہے، مثلاً باہمی تعاون پر مشتمل گروپ سرگرمیوں کے ذریعے عزت نفس کی تعمیر۔

سرگرمیاں: سبق کا آغاز ''تعارف کے کھیل'' سے شروع کریں تاکہ شروع سال سے ہی بچوں کو ایک دوسرے کے نام یاد ہو جائیں۔ یہ سرگرمی کلاس میں یک جہتی پیدا کرنے میں مدد دے گی۔ ایک اور سرگرمی کو ''تحفہ دیں'' کا نام دیا گیا ہے۔ بچے جوڑوں میں کام کرتے ہیں، ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں اور سوالات پوچھتے ہیں۔ چند منٹ کے بعد، وہ یہ تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ساتھی میں کیا کیا خوبیاں پائیں اور پھر بھری کلاس میں بتاتے ہیں کہ اُن کے ساتھی میں کون کون سی ذاتی خوبیاں ہیں یا اللہ تعالیٰ نے اسے کن ''تحائف'' سے نوازا ہے۔ وہ اپنی رپورٹ کچھ اس انداز میں دے سکتے ہیں: ''میری دوست کا نام ماریا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے مزاح کی حس سے نوازا ہے۔'' ''میرے دوست کا نام گوہر ہے اور اُس میں دوسروں کی بات دھیان سے سننے کی خوبی موجود ہے''۔ اس سرگرمی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر کوئی کلاس کو کچھ نہ کچھ دے سکتا ہے اور یہ کہ ان ذاتی خوبیوں کی قدر کی جاتی ہے۔

بچے اس وقت زیادہ اچھا سیکھتے ہیں جب وہ چست اور سوچنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوں۔ وہ اس وقت بھی اچھا سیکھتے ہیں جب کلاس کی سرگرمیاں حقیقی زندگی کے تجربات اور سیاق وسباق پر مبنی ہوں تاکہ وہ اپنے علم کو زیادہ موثر طریقے سے استعمال کرا سکیں۔ وہ اساتذہ جو اپنے بچوں اور علاقہ سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں وہ اسباق کی منصوبہ بندی میں مقامی مثالوں کو شامل کر لیتے ہیں۔

تاہم، بدقسمتی سے بہت سے اساتذہ کی اسباق کی منصوبہ بندی کے بارے میں کبھی کوئی رہنمائی نہیں کی گئی۔ انہیں نصابی کتب پر انحصار کرنا سکھایا گیا ہے؛ کیوں کہ بعض علاقوں میں تدریسی مواد کے طور پر صرف نصابی کتاب ہی دستیاب ہے۔ معاملہ کچھ بھی ہو، انہیں یہ منصوبہ بندی لازمی کرنا پڑے گی کہ نصابی کتاب میں موجود معلومات کو کس انداز میں بچوں تک منتقل کیا جائے۔ ایک ہمہ گیر کلاس کی تشکیل کے لیے یہ منصوبہ بندی کوئی تفریح نہیں بلکہ ایک ضرورت ہے، کیوں کہ ہمارے لیے یہ لازم ہے کہ ہم مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچوں کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ کم از کم ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ:

- ہم کیا پڑھا رہے ہیں؟ (موضوعات، مواد)
- ہم یہ کیوں پڑھا رہے ہیں؟ (اہداف/مقاصد)
- ہم یہ کس طرح پڑھائیں گے؟ (طریقے/طریقہ کار)
- بچے پہلے سے کیا کچھ جانتے ہیں؟ (پہلے سے حاصل کردہ تعلیم اور اُس کا تجزیہ)
- بچوں کو کیا کرنا ہوگا؟ (سرگرمیاں)
- ہم سبق کو کس طرح منظم کریں گے؟ (مادی اور سماجی ماحول کے انتظام سمیت)
- کیا یہ سرگرمیاں تمام بچوں کے لیے موزوں ہوں گی؟
- کیا بچوں کو جوڑوں یا چھوٹے گروپوں میں کام کرنے کے مواقع ملیں گے؟
- بچے جو کچھ کر رہے ہیں اس کا ریکارڈ کس طرح رکھیں گے (تعلّم کے عمل کا حاصل؛ جیسے تصاویر)؟
- ہمیں کس طرح یہ معلوم ہوگا کہ بچے کچھ سیکھ رہے ہیں (فیڈ بیک اور جائزہ)؟
- اِس کے بعد ہمیں کیا کرنا ہے؟ (عملی کام اور مستقبل کی تشخیص)

اپنے آپ کو منظم کرنے اور اپنے اسباق کی اچھی طرح منصوبہ بندی کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ درج ذیل کی طرح کا ایک سادہ سا سانچہ (Matrix) استعمال کیا جائے۔ اپنے اسباق کی منصوبہ بندی میں اسے استعمال کریں؛ یہ کام صرف ایک موضوع یا ایک سبق سے بھی شروع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سانچہ آپ کو اپنی تدریس منظم کرنے کا ایک بہتر آغاز فراہم کرے گا؛ یہ آپ کو نگرانی (monitor) کرنے کا طریقہ بھی فراہم کرے گا کہ جو کچھ پڑھایا جا رہا ہے اسے بچے اچھی طرح سمجھ بھی پا رہے ہیں یا نہیں؛ اور یہ آپ کو یہ سوچنے کا موقع بھی فراہم کرے گا کہ اب مزید کیا کرنا ہے اور اپنی تدریس کو کس طرح بہتر بنانا ہے۔

اسباق کی منصوبہ بندی کا سانچہ:

موضوع	مقصد	تدریس کے طریقے	پری ٹیسٹ (Pre-test)	کلاس کا انتظام	بچوں کی سرگرمیاں	تعلّم کا حاصل	فیڈ بیک	تبصرہ (عملی کام)

سبق کی منصوبہ بندی کا خاکہ:

مضمون: ______________________

کلاس یا تدریسی گروپ: ______________________

بچوں کی تعداد: ______________________

وقت: ______________________

تعلیم و تعلّم کے مقاصد:

آپ کیا چاہتے ہیں کہ بچے اس سبق سے کیا سیکھیں؟ اُس علم، مہارتوں اور رویّوں کے بارے میں سوچیں جو آپ چاہتے ہیں کہ وہ سیکھیں۔ بھرپور توجہ کے لیے ایک سبق سے دو یا تین موضوع چنیں۔

وسائل: سبق کے لیے آپ کو کن وسائل کی ضرورت ہے؟ بچوں کو کون سے مواد کی ضرورت ہے؟ وسائل کے حصول میں بچے کیا مدد کر سکتے ہیں؟

خصوصی ضروریات کے بچے:

1) کیا گروپ میں ایسے بچے ہیں جنھیں اضافی مدد کی ضرورت ہے؟

2) اِن بچوں کے لیے آپ کو کس قسم کی مدد فراہم کرنے کی ضرورت ہے؟

3) کیا آپ کو اُنھیں انفرادی بنیاد فراہم کرنے کی ضرورت ہے؟

4) کیا آپ کو یہ یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ اُنھیں کلاس روم میں کسی موزوں جگہ پر بٹھایا جائے (خصوصاً اگر آپ کے کلاس روم میں گنجائش سے زیادہ بچے بٹھائے گئے ہوں تو ضرورت مند بچوں کو کمرے کے اگلے حصے میں بٹھانے سے اُنھیں اضافی مدد ملتی ہے)

تعارف:

بچوں کو بتائیں کہ آپ اس سبق میں انہیں کیا سکھانا چاہتے ہیں۔ اساتذہ یہ بات سبق کے آغاز پر بورڈ پر تحریر کر سکتے ہیں۔ سوچیں کہ آپ سبق کا آغاز کس طرح کریں گے۔ جو کچھ بچے گزشتہ سبق میں سیکھ چکے ہیں، اس کا مختصر جائزہ لینا یاد رکھیں۔ بچوں کو براہ راست سوال کے ذریعے کوئی مسئلہ حل کرنے کے لیے کہنے سے سبق کا آغاز کریں یا کسی ایسی تصویر پر تبادلہ خیال کریں جو آپ کو مرکزی سرگرمیوں کی طرف لے جائے گی۔

مرکزی سرگرمیاں:

سبق کے مرکزی حصے میں آپ بچوں سے کیا کروانا چاہیں گے؟ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے ذمے لگائے گئے کام بچوں کو لازمی طور پر تعلیم و تعلم کے مقاصد کی طرف لے جا رہے ہیں۔ مختلف قسم کی سرگرمیوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں؛ مثال کے طور پر، بچوں کو جوڑوں یا چھوٹے گروپوں میں کام کرنے کے لیے کہنے کی کوشش کریں۔ یہ طے کریں کہ آپ کے ذمے لگائے گئے کاموں کو کس طرح متعارف کروائیں گے اور اُن کی کس طرح وضاحت کریں گے۔

یہ طے ہے کہ جس وقت بچے اپنے ذمے لگائے گئے کسی کام کو انجام دے رہے ہوں گے تو آپ اپنا وقت کیسے گزاریں گے۔ اکثر یہ وقت اُن بچوں کی مدد کرنے کے لیے بہتر ہوتا ہے جنہیں اضافی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

حاصل کردہ نتیجہ:

سبق کے اختتام پر کسی ایسی سرگرمی یا گفتگو کا انتخاب کریں جو تعلیم و تعلم کے مقاصد حاصل کرنے میں مدد دیتی ہو۔ بچوں سے پوچھیں کہ وہ کیا کچھ سیکھ چکے ہیں۔

سبق پڑھانے کے بعد خود ماحاصلی:

اس جگہ کو آپ تیزی سے یہ تحریر کرنے کے لیے استعمال کریں کہ سبق کیسا رہا اور اگلی مرتبہ آپ اسے کیسے زیادہ بہتر کر سکیں گے۔ کیا بچوں نے مقاصد حاصل کر لیے؟ کیا تمام بچے اس سرگرمی میں شامل رہے؟ اگلی مرتبہ کیا مختلف کرنا چاہیں گے

استاد کی روزانہ سبق کی منصوبہ بندی

تاریخ:

1. تعلیم و تعلم کے مقاصد

وسائل

سبق کا ڈھانچہ

2. تعلیم و تعلم کے مقاصد

وسائل

سبق کا ڈھانچہ

3. تعلیم و تعلم کے مقاصد

وسائل

سبق کا ڈھانچہ

4. تعلیم و تعلم کے مقاصد

وسائل

سبق کا ڈھانچہ

5. تعلیم و تعلم کے مقاصد

وسائل

سبق کا ڈھانچہ

معاونت: 5.2

دستیاب وسائل کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا

کامیاب اساتذہ بچوں کی عمر، صلاحیت اور پس منظر سے قطع نظر سب کے لیے تعلم کا ایک دلچسپ ماحول قائم رکھتے ہیں۔ اُن کی کلاس دلچسپ اور ترغیب دینے والی ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ اگر تعلم کا مواد نہ ہو اور فرنیچر خراب ہو، تب بھی تخلیقی خیالات سے کلاس منظم، صاف ستھری اور دلچسپ بنائی جاسکتی ہے۔ ذیل میں کچھ تصورات پیش کئے گئے ہیں!

اگر ممکن ہو، تو ڈیسک اور کرسیاں ایسی ہونی چاہیں کہ گروپ ورک کی صورت میں انہیں آسانی سے اِدھر اُدھر کیا جاسکے۔ کلاس میں ایک سے زائد تختہ سیاہ یا لکھائی کے لیے کوئی اور مناسب چیز موجود ہو۔ بچوں کے کام کی نمائش کے لیے کافی جگہ ہونی چاہیے تا کہ وہ لوگوں کو یہ دکھانے میں فخر محسوس کریں کہ وہ کتنا اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور کچھ مخصوص مضامین کے لیے تعلم/سرگرمی کا گوشہ یا کوئی چھوٹی لائبریری ہونا چاہیے۔

ہمیں ایک منظم اور متحرک کلاس قائم کرنے میں مشکل پیش آسکتی ہے کیوں کہ جانور اور وحشی لوگ کلاس کی چیزوں کو آسانی سے تباہ کر سکتے ہیں۔ اس لیے نمائش کے لیے رکھی گئی اشیاء اور تعلم کے مواد کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ہمیں والدین اور علاقہ کے رہنماؤں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیے۔ کچھ اشیاء کو روزانہ کسی محفوظ صندوق یا الماری میں رکھنا ہوگا۔ بچے بھی یہ ذمہ داری لے سکتے ہیں کہ وہ یہ اشیاء اپنے ساتھ گھر لے جائیں اور اگلے روز واپس اسکول لے آئیں۔

مثال کے طور پر، چاڈ کے دیہی اسکولوں میں کتابیں رکھنے کے لیے لوہے کی الماری موجود ہوسکتی ہے، کیوں کہ دیمک یا دیگر کیڑے مکوڑے بڑی آسانی سے تعلم کے ایسے مواد کو تباہ کردیتے ہیں۔

بنگلہ دیش میں، بچوں کی کلاس کے اندر بہت سے تختہ سیاہ نظر آئیں گے وہ الگ الگ گروپ کی شکل میں بیٹھ کر اپنی منصوبہ بندی نئے خیالات پر بات چیت اور مسائل کے حل، وغیرہ کے سلسلے میں الگ الگ تختہ سیاہ استعمال کرتے ہیں۔ کچھ کلاسوں میں، ڈیسکوں اور کرسیوں کی کمی سودمند ثابت ہوتی ہے۔ جہاں موجود کھلی جگہ، جس پر مقامی طور پر تیار کردہ ایک صاف ستھرا قالین بچھا ہو، بڑی آسانی سے سائنسی تحقیق کی بجائے ڈرامے کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے، اور دیگر کلاسوں میں خلل پیدا کیے بغیر آسانی سے بار بار گروپ بنائے جاسکتے ہیں۔

بھارت کی ایک بہت گنجان ریاست میں، دیوار کی نچلی سطح پر سیاہ رنگ کر دیا جاتا ہے اور بچے اسے تصاویر بنانے اور لکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ اسکول بھارت کے ضلعی پرائمری تعلیمی پروگرام (DPEP) کے تحت تعمیر کیا گیا ہے، جس کے تحت بچے چاہے وہ دور دراز کے علاقوں میں رہتے ہوں، ان کے گھر سے ایک کلومیٹر کے اندر اسکول کی فراہمی ممکن بنائی گئی ہے۔ اسکول کی عمارتوں کی تعمیر وتزئین میں خاص طور پر بچوں کے لیے تعلم دوست عناصر کا خیال رکھا گیا ہے جیسا کہ بچوں کے لکھنے کے لیے دیواروں کی نچلی سطح کو سیاہ رنگ کرنے کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

حقیقی گنجائش: چلنے پھرنے کے لیے جگہ

ڈیسکوں اور کرسیوں کے درمیان یا فرش پر بیٹھے ہوئے بچوں کے درمیان بچوں کو آزادی سے چلنے پھرنے کے لیے جگہ ہونی چاہیے۔ بیٹھنے کے انتظامات میں تبدیلی کرتے رہیں تا کہ آپ اور بچوں کے لیے پوری کلاس یا چھوٹے گروپ ورک کے لیے بیٹھنے کے بہترین انتظامات ہوں۔

یاد رکھنے کی بات:

کیا معذور بچے آسانی سے کلاس میں داخل ہوسکتے ہیں یا چل پھر سکتے ہیں؟ کیا مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے باقی تمام بچوں کے ساتھ

بیٹھے ہیں اور انہیں الگ تھلگ نہیں کیا گیا ہے؟ کیا لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے بیٹھتے ہیں یا الگ الگ؟

روشنی، حرارت اور ہوادان:

1) ڈیسک اس طرح رکھوائیں کہ کام کرتے ہوئے بچوں کے چہرے پر سورج کی روشنی براہ راست نہ پڑے۔ یہ روشنی بچوں کے اطراف سے آنی چاہیئے۔

2) دماغ کو آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے! کلاس کے کونے بہت گندے ہوسکتے ہیں۔ اگر آپ کی کلاس میں ہوا کے گزر مناسب نہیں تو آپ بچوں کو کلاس سے باہر کچھ کام کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ بچوں کے بیٹھنے کی جگہ بدلتے رہیں تاکہ وہ ہمیشہ کم روشنی اور ہوا کی کمی والے کونوں میں ہی گھس کر نہ بیٹھیں۔

3) ممکن ہے کچھ بچوں کو دیکھنے اور سننے میں مشکلات کا سامنا ہو۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام بچوں کو اچھی طرح ٹیسٹ کرلیا گیا ہے اور انہیں بیٹھنے کی مناسب جگہ دی گئی ہے۔

گوشہ تعلم یا تعلیمی گوشے:

بچے اکثر اپنے اردگرد کی حقیقی دنیا کے بارے میں پُرتجسس ہوتے ہیں۔ سائنس اور حساب کا گوشہ (Corner) بچوں کے تجسس اور تعلیم و تربیت کی پیاس بجھا سکتا ہے۔ بچے ان تمام چیزوں کو جو انہیں اچھی لگتی ہیں جمع کر کے ترتیب سے رکھ سکتے ہیں اور جمع ہونے والی یہ چیزیں تمام بچوں کے استعمال میں لائی جاسکتی ہیں۔ ان گوشوں میں بچے بیج بو سکتے ہیں، فروٹ جمع کر سکتے ہیں، اور سیپیاں اور اس قسم کی ملنے والی دیگر چیزوں کو رکھ سکتے ہیں۔ آپ کو سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ اس قسم کے گوشے کہاں بنائے جاسکتے ہیں تاکہ بچے دوسروں کے کام میں خلل ڈالے بغیر کام کرسکیں۔

- سائنس اور طبیعات کے گوشے میں زندہ مچھلیاں رکھی جائیں تو وہ ایک سرگرم کلاس کے لیے بہت موزوں رہیں گی۔ تاہم بچوں کو یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ زندہ چیزوں کی دیکھ بھال کیسے کی جائے۔ ان پر ظلم نہ کیا جائے اور انہیں مطالعے کے بعد اُن کے قدرتی ماحول میں چھوڑ دیا جائے۔
- حساب کے گوشے میں، خالی ٹین کے ڈبے (ڈھکن سمیت) اور الماری کے خانوں میں پیکیٹ رکھے جاسکتے ہیں، یہ کونے بذات خود تعلیمی مواد ہیں (جیسے کہ چیزوں کی تعداد کو نمبروں سے ملانا) یا یہ دوسرے مواد جیسے سکے اور کرنسی نوٹ رکھنے کی جگہ۔ یہ کرنسی نوٹ گتے اور کاغذ کی مدد سے بنائے جاسکتے ہیں، اور یہ رول پلے جیسی سرگرمیوں مثلاً خریداری کے لیے بازار جانے والے مناظر میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ فالتو میٹریل جیسا کہ گتے، ڈوریاں، تار، ٹیپ، کپڑے کی کترنیں، پلاسٹک، وغیرہ کو مستقبل کی کسی سرگرمی میں استعمال کے لیے رکھا جاسکتا ہے۔

اشیاء تلاش کرنا، ان پر لیبل لگانا، ان کی نمائش کرنا اور انہیں استعمال کرنا۔ بچوں کے اسکول، روزمرہ زندگی اور مقامی علاقہ کے لوگوں کے درمیان رابطوں کی تشکیل کرتا ہے۔ مقامی ہنرمند اور موسیقی سے لگاؤ رکھنے والے افراد اسکول آئیں اور بچوں کے سامنے اپنے فن کے متعلق بات چیت کریں، اور شاید ایک مختصر مدت کے لیے اپنے آلات اور اوزار وہاں چھوڑ جائیں تاکہ بچے ان سے اچھی طرح مانوس ہوسکیں۔ یہ الگ بات ہے کہ قیمتی اشیاء کے اس طرح چھوڑ جانے سے ان کی حفاظت کا مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے جس کے متعلق بہت سنجیدگی سے سوچنا ہوگا۔

بچوں کو کلاس اور تعلیم کے مواد کو ترتیب دینے اور منظم کرنے کی سرگرمی میں بھرپور حصہ لینا چاہیئے۔ اس مقصد کے لیے چھوٹے گروپ اور کمیٹیاں تشکیل دی جاسکتی ہیں۔ گوشہ تعلیم بنائیں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔ اس طرح بچوں میں ذمہ داری اور شہریت کا احساس پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔ کلاس کمیٹیاں ایک رابطہ کار اور ایک سیکرٹری پر مشتمل ہوسکتی ہیں جو باقی ماندہ پوری کلاس کو جواب دہ ہوں تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں سنجیدگی سے پوری کرسکیں۔

کچھ کلاس روم اتنی بڑے نہیں ہوتے کہ اُن میں علیحدہ گوشے مختص کیے جاسکیں۔ مشرقی تیمور میں، والدین ٹوکریاں بنتے ہیں جنھیں فرش پر رکھ دیا جاتا ہے۔ان میں خول، ہنگر یزے، بیج اور کوئی بھی ایسی چیز جو سائنس اور حساب کے اسباق میں استعمال ہو سکتی ہوں، رکھ دی جاتی ہیں۔تعلیم کے اس قسم کے مواد کے بارے میں سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ بچے ہی ان چیزوں کو استعمال کرتے ہیں۔

نمائش کی جگہیں:

تدریسی مواد اور بچوں کے کام میں نمائش بچوں کو اپنی تعلیم میں دلچسپی لینے اور اپنے آپ کو کلاس کا ایک حصہ تصور کرنے میں مدد دے گی۔ والدین بھی اس سرگرمی میں دلچسپی کا اظہار کریں گے اور کلاس میں کیے جانے والے کاموں کو دیکھ کر ان کے علم میں اضافہ ہوگا۔تمام بچوں کے کام کی نمائش موزوں انداز میں کی جانی چاہیے تاکہ ان کی منفرد صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا جاسکے۔

بچے اپنے کام کی پہچان اپنے نام سے کروانا پسند کرتے ہیں کیوں کہ ایسا کرنے میں انہیں فخر محسوس ہوتا ہے۔نمائش کے لیے رکھی گئی اشیاء کو باقاعدگی سے بدلتے رہیں تاکہ بچوں کی دلچسپی برقرار رہے اور ہر بچے کو ہر ٹرم کے دوران اپنا کوئی اچھا کام نمائش کے لیے رکھنے کا موقع ملتا رہے۔نمائش کے لیے رکھے گئے کام کو بعد ازاں جائزہ اور عملی کام کے لیے بچوں کے اپنے ڈبے میں ڈال دیا جاتا ہے (پورٹ فولیوز (portfolio) اور پورٹ فولیو جائزہ کے بارے میں جاننے کے لیے دیکھیں معاونت: S.4)

ایک دلچسپ نمائشی بورڈ، ایک اچھا تدریسی ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے اور کلاس میں ایک خوش کن توجہ کا باعث بن سکتا ہے۔نمائشی بورڈز بنانے کے لیے مقامی لوگوں کی مدد سے مقامی اشیاء، جیسے کھجور کے پتے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔نمائشی بورڈز بہت اہم ہیں کیوں کہ یہ آپ کو موقع فراہم کرتے ہیں کہ:

- بچوں کو معلومات فراہم کریں،
- بچوں کے کام کی نمائش کریں اور ان کی عزت نفس میں اضافہ کریں،
- جو اسباق آپ پڑھا چکے ہیں ان کو دہرائیں،
- اہم سرگرمیوں کے بارے میں فیڈ بیک (معلومات) فراہم کریں، جیسا کہ گھر پر ''معلوم کرنے'' کی سرگرمی اور علاقے کے لوگوں سے پوچھ کر معلوم کرنے کا کام،
- بچوں کی مل جل کر کام کرنے اور ایک دوسرے کی حمایت کرنے کی حوصلہ افزائی کریں، چاہے وہ کسی بھی پس منظر اور کسی بھی صلاحیت کے حامل ہوں، اور
- اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام بچے ایک دوسرے کے کام سے کچھ سیکھ سکیں۔

اگر آپ کی کلاس میں ٹھوس دیواریں نہیں ہیں تو بچوں کے تحریر کردہ کام یا اشکال کو کلاس کے اطراف میں یا دیوار کے ساتھ ڈوریاں باندھ کر لٹکا سکتے ہیں۔

کام کو ٹیپ، سٹیپل پن یا کانٹوں کی مدد سے ڈوریوں کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے۔ ''کپڑے لٹکانے والی تار'' کو بھی زبان اور حساب کے بارے میں معلومات کی نمائش کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے (''تعلّم کا معلّق گوشہ'')۔

مشرقی تیمور میں، زبان کی سرگرمیوں کو موثر کرنے کے لیے اساتذہ نے حروفِ تہجی اور تصاویر کو ایک ٹوٹی ہوئی چھتری میں لگایا تاکہ ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکیں۔ بصری امدادی اشیاء کو لٹکانے کے لیے پام اور کیلوں کے پتوں سے بنی ہوئی ڈوریاں استعمال کی گئیں۔ مقامی گوند ایک پھل سے حاصل ہو جاتی ہے۔ والدین اور دیگر سرپرستوں نے اس مقامی اشیاء کی فراہمی میں مدد کی اور اس کارروائی کے دوران انہیں تدریس اور تعلیم کے بارے میں بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئیں۔ اب وہ اپنے بچوں سے تعلیم کے بارے میں پہلے سے زیادہ بہتر طور پر بات کر سکتے ہیں۔

کلاس لائبریری:

بہت سے دیہی علاقوں میں لائبریری کی سہولت موجود نہیں ہوتی۔ چنانچہ بہت سی کتابوں تک بچوں کی رسائی نہیں ہو پاتی۔ گتے کا ایک ڈبہ بنا کر اور اسے سجا کر اس میں مقامی طور پر تیار کردہ کتابیں رکھ دینے سے کلاس لائبریری کا قیام عمل میں آسکتا ہے۔ جب بچے خود اپنی کتابیں تیار کر لیتے ہیں، اس سے قطع نظر کہ وہ کتنی سادہ ہیں تو وہ اپنی کہانی ''چھپی ہوئی شکل میں'' دیکھنے میں نہ صرف فخر محسوس کرتے ہیں بلکہ وہ یہ بھی سیکھ جاتے ہیں کہ کتابیں کس طرح تیار ہوتی ہیں، ان کی ترتیب اور حفاظت کس طرح کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک ''ٹیڑھی میڑھی'' کتاب جو ایک کاغذ کے ٹکڑے کو دو یا تین مرتبہ موڑ کر تیار کی گئی ہو اور جس کی تیاری میں بچے نے مثالیں (illustrations) بھی استعمال کی ہوں، صرف چند کتابوں کی موجودگی کی وجہ سے ایک قیمتی سرمائے سے کم نہیں۔

بچوں کی تیار کردہ کتابیں بہت مؤثر تدریسی مواد کا کام دے سکتی ہیں۔ بچوں کی طرف سے اپنی کتابوں میں شامل کی گئی وضاحتیں یا اشکال کسی دوسرے بچے کے سمجھنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ بچے بالغوں کی نسبت مسائل کو کسی اور انداز میں دیکھتے ہیں؛ وہ ایسی زبان استعمال کرتے ہیں جو سمجھنے میں آسان ہو؛ ٹیچر کی نسبت اہم معلومات کو کامیابی سے دوسروں تک پہنچا دیتے ہیں۔ اپنے بچوں کی تیار کردہ موثر کتابوں کو دیکھتے رہیے۔

علاوہ ازیں، کتابوں کو دوسری مہارتیں سکھانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے، خاص طور پر ان بچوں کے لیے جنہیں بصارت میں مشکل پیش آتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک ''کتاب'' اس طرح تیار کی جاسکتی ہے کہ اشیاء کو گوند کے ساتھ صفحات پر چپکا دیا جائے اور بچہ ان کو چھو کر یہ بتانا سیکھے کہ یہ کون سی شے ہے جیسا کہ، ایک تکون کو ایک صفحہ پر چپکا دیا گیا ہے، تاکہ بصارت سے محروم بچے یہ سیکھ سکیں کہ تکون کی شکل کس طرح محسوس ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ جو بچے اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں وہ بھی ''محسوس کی جانے والی کتابیں'' تیار کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں اور اپنی آنکھیں بند کر کے اس کو محسوس کرنے کی مشق کرتے ہیں۔ اسی قسم کی کارروائی یہ بھی ہے کہ ایسے پوسٹر تیار کر کے نمائشی حصے میں چسپاں کیے جائیں جن میں دیکھنے کی بجائے چھونے پر انحصار کیا گیا ہو۔

کچھ ممالک میں، کلاس یا اسکول لائبریری علاقے کے لیے ایک اہم وسیلہ ہوتی ہے، خاص طور پر ایسی صورت میں جہاں بچے اپنے علاقہ میں اعداد و شمار جمع کرنے کے منصوبے کے نتائج شائع کرتے ہوں (جیسا کہ تیسرے کتابچہ میں پیش کیے گئے اسکول کمیونٹی خاکے)۔ موسم، چٹانوں، زمین، زرعی کیلنڈر، علاقہ کے نقشہ، وغیرہ کے بارے میں معلومات کو اکثر اوقات علاقے کے کارکن اور رضاکار تنظیمیں اس وقت استعمال کرتے ہیں جب انہیں علاقہ کے ترقیاتی کاموں کی منصوبہ بندی کرنا ہوتی ہے۔

تکمیلی سرگرمی: وسائل کا جائزہ لینا

اپنی کلاس کے چاروں جانب ایک نظر ڈالیں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اس وقت کون سے وسائل موجود ہیں اور آپ اور آپ کے طالب علم اسکول ٹرم یا سال بھر کے دوران کون سے وسائل حاصل کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔ بچوں سے بھی پوچھیں کہ وہ اپنی کلاس کے لیے کون سی چیزیں پسند کریں گے، اور ان کی بتائی ہوئی چیز کو درج ذیل گوشوارے میں درج کردیں۔

کلاس کے وسائل	ہمیں یہ منصوبہ کس وقت شروع کرنا چاہیے؟	کن کن وسائل کی ضرورت ہے، اور یہ کہاں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟	ہمیں کیا مدد مل سکتی ہے؟	بچے ان وسائل کا استعمال کیسے کریں گے، اور ان سے کیسے سیکھیں گے؟
بچوں کے کام کے لیے تختہ نمائش				
حساب اور سائنس کے لیے سیکھنے کا کونہ یا ٹوکری				
داستان گوئی کے لیے گوشہ زبان، ایک چھوٹی سی لائبریری، وغیرہ				
ایک سے زیادہ تختہ سیاہ				
تعلیم و تعلم کے مواد کو ترتیب دینے کے لیے کلاس کمیٹیوں کا قیام				
بچوں کی بنائی ہوئی کتابوں یا دیگر اشیاء پر مشتمل چھوٹی کلاس لائبریری				

معاونت: 5.3

گروپ ورک کا انتظام اور باہمی تعاون سے سیکھنا

گروپ ورک کے انداز نظر: (Approaches to group work)

مؤثر تدریس کا مطلب تدریس اور علم کے مختلف انداز نظر کو یکجا کرنا ہے۔ یہ بچوں کی انفرادی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور کلاس کو جاندار، مقابلے سے بھر پور اور دوستانہ جگہ بناتا ہے۔ آپ درج ذیل چار ممکن انداز نظر استعمال کر سکتے ہیں:

(1) پوری کلاس کی براہ راست تدریس۔ یہ انداز نظر موضوعات متعارف کروانے میں خصوصاً اس وقت زیادہ اچھا کام کرتا ہے جب آپ مختلف جماعتوں اور مختلف اہلیت کے بچوں سے پوچھنے کے لیے سوالات پہلے سے تیار کر کے لائیں۔ آپ انہیں کوئی داستان سنانے یا بچوں کے ساتھ مل کر ایک کہانی تیار کرنے، کوئی گیت یا نظم لکھنے، ان کے مسائل کے حل پر مبنی کوئی کھیل کھیلنے یا کوئی سروے کرنے کے لیے کوئی طریقہ استعمال کر سکتے ہیں۔ چونکہ ہر کلاس میں ذہنی و جسمانی نشو و نما کے مختلف مراحل سے گزرنے والے بچے موجود ہوتے ہیں، اس لیے آپ کو تدریسی مواد کو تمام جماعتوں اور صلاحیتوں کے حامل بچوں کو پڑھانے کے لیے ان کو ایک موزوں سطح تک لانا ہوگا۔ تعلیم و تربیت کی سرگرمیوں میں تمام بچوں کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لیے، ممکن ہے آپ کو بچوں کے مختلف گروپوں کے ذمے مختلف کام لگانا پڑیں۔ مثال کے طور پر، ایک گروپ کو کہانی لکھنے، دوسرے کو نامکمل فقرے مکمل کرنے، اور تیسرے کو ماڈل تیار کرنے کا کام سونپ سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مختلف نتائج کی امید رکھتے ہوئے، تمام بچوں کو ایک ہی کام کرنے کے لیے دے دیا جائے۔ (یاد رکھیں: کوئی سے دو بچے، یا بچوں کے گروپ یکساں نہیں ہوتے۔ کلاسیں بھی مختلف ہوتی ہیں)۔ جیسا کہ، ایک ہی کام کے جواب میں ایک گروپ کہانی تیار کرلے گا، دوسرا درست جملوں کی فہرست، اور تیسرا کوئی ماڈل یا پوسٹر تیار کرلے گا۔

(2) ایک گریڈ کے گروپ کی براہ راست تدریس (خاص طور پر جہاں بہت سی جماعتوں کے بچے اکٹھے ہوتے ہوں)۔ جب آپ ایک گروپ کو پڑھاتے ہیں تو دوسرے گروپ اپنا کام کرتے ہیں۔ یہاں ہم عصر جوڑوں کی صورت میں تدریس بہت کارآمد رہے گی۔ پہلے پہل تو رہنمائی کے بغیر ان گروپوں کو مہارتیں سیکھنے میں مشکل پیش آئے گی جو آپ انہیں سکھانا چاہتے ہیں، مگر مسلسل مشق اور مہارت پر مبنی خصوصی سرگرمیوں کے ذریعے وہ باہمی تعاون سے سیکھنا شروع کردیں گے۔

(3) انفرادی تدریس اس وقت ممکن ہوتی ہے۔ جب آپ ایک اکیلے بچے کو پڑھانے کا کام کر رہے ہوں۔ یہ طریقہ کار ایک ایسے بچے کے لیے بہت مفید ہوگا جو غیر حاضریوں کی وجہ سے اپنی پڑھائی میں پیچھے رہ گیا ہو، یا وہ بچہ جسے تعلیم حاصل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے، یا پھر وہ نیا نیا اس کلاس میں آیا ہو۔ یہ طریقہ کار ''اوسط درجے سے اوپر'' بچوں کو پڑھانے میں بھی رہنمائی کرسکتا ہے۔ سبق کے اوقات کے دوران آپ کو انفرادی تدریس میں کمی کرنے کی ضرورت پڑے گی، تاکہ آپ کلاس میں زیادہ سے زیادہ بچوں کو پڑھا سکیں۔

(4) چھوٹے گروپ میں تدریس اس وقت ممکن ہوتی ہے جب آپ اپنی پوری کلاس کو چھوٹے گروپوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ یہ بہت موثر حکمت عملی ہے، لیکن اس کے لیے اچھی طرح منظم ہونے اور اچھی تیاری کرنے کی ضرورت ہے۔ تیاری کے لحاظ سے اس میں خاصا وقت صرف ہوسکتا ہے، اور بچوں کو بھی مل جل کر تیاری کرنی پڑے گی۔ تاہم، یہ مختلف کلاسوں کی ضروریات کو پورا کرنے کا بہت موثر ذریعہ ہے۔

کلاس کے مختلف گروپوں کو استعمال کرنا:

آپ بچوں کو مختلف طریقوں سے گروپوں میں تقسیم کر سکتے ہیں؛ مثال کے طور پر، واحد جماعت گروپ، ملی جلی جماعتوں کا گروپ، ایک ہی صنف

کا گروپ، دونوں صنفوں کا مشترکہ گروپ، یکساں صلاحیت رکھنے والوں کا گروپ، مختلف صلاحیتیں رکھنے والوں کا گروپ، کسی خاص چیز میں دلچسپی رکھنے والوں کا گروپ، سماجی یا دوستانہ گروپ، دو تین یا چار کا گروپ۔ مختلف طریقوں اور مختلف اوقات کے حساب سے گروپ بندی کی جاتی رہے تو بچے بہت کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔

لچک دار رویہ اپنائیں۔ بچوں کو ایک سے دوسرے گروپوں میں بھیجتے رہیں۔ بچوں کو موقع دینا چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ساتھیوں کے ساتھ بیٹھیں اور کام کریں۔ اِن میں چھوٹے، بڑے اور مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے بھی ہو سکتے ہیں۔ اس طرح اُن میں زیادہ رواداری پیدا ہوتی ہے اور اپنی کلاس کے تمام بچوں کی صلاحیتوں کا علم ہو جاتا ہے۔

بچوں پر ''سُست سیکھنے والوں'' کا الزام لگانے سے پرہیز کریں۔ ممکن ہے کچھ بچے حساب میں دوسرے بچوں کے مقابلے میں سست ہوں، مگر عملی کاموں، سائنسی تجربات یا بچوں کی کتابیں تیار کرنے جیسے اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں خاص طور پر ہوشیار ہوں۔ ہمیں محتاط رویہ اپنانے کی ضرورت ہے کیوں کہ جو بچے یہ محسوس کر لیں کہ اپنے استاد کی نظر میں وہ ناکام ہیں تو وہ یہ محسوس کرنا بھی شروع کر دیتے ہیں کہ وہ واقعی ناکام ہیں۔ اس طرح وہ اسکول میں اپنی دلچسپی کھو سکتے ہیں۔ وہ اس بات پر یقین کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ ان میں کوئی بہتر کام کرنے کی صلاحیت ہی موجود نہیں ہے اور یہ سوچ کر وہ اسکول جانا چھوڑ دیتے ہیں اور پیسہ کمانے کی طرف دھیان دینا شروع کر دیتے ہیں۔

گروپ ورک میں آسانی کے لیے مواد تیار کریں۔ یاد رکھیں کہ کھیل، ورک کارڈز اور دیگر مواد میں کافی وقت صرف ہوتا ہے، مگر انہیں بار بار استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اسکول کے گروپ اجلاسوں کے دوران اُن کا تبادلہ کیا جا سکتا ہے یا اُن کی نقول تیار کی جا سکتی ہے۔ یاد رکھیے کہ بچے ہر چیز بنانے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں جس سے آپ کا بوجھ بھی کم ہوگا اور اُنہیں بھی علم حاصل کرنے اور عزتِ نفس کو بڑھانے کا موقع مل سکے گا۔

کلاس کی ترتیب کے بارے میں غور کریں۔ مؤثر گروپ ورک کے لیے فرنیچر کو کتنے اچھے طریقے سے، اور جلد از جلد آسانی سے ترتیب دیا جا سکتا ہے؟ بچوں کو یہ سیکھنا چاہیئے کہ کسی بھی سرگرمی کے مطابق کس طرح کلاس کو نئے سرے سے ترتیب دیا جائے۔ ان سے اِس پر بات کریں کہ کلاس روم کو کس طرح سب سے بہتر ترتیب دیا جائے۔

اِس بات کو یقینی بنائیں کہ معمولات بنا لیے جائیں۔ بچوں کو اس بات کی واضح سمجھ بوجھ ہونی چاہیئے کہ وہ گروپ کی طرف کس طرح متوجہ ہوں، کس طرح اپنے کام کا آغاز کریں، اور جب وہ اپنے ذمے لگایا گیا کام مکمل کر لیں تو پھر اس کے بعد انہیں کیا کرنا ہوگا۔ معمولات جلد سے جلد بنا لیں۔

بچوں کو گروپوں کی قیادت کرنے کی ذمہ داری سونپنی چاہیئے۔ گروپ قائدین استاد کی مدد کرنے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، جیسے ان کی ہدایات کو آگے پہنچانا، مواد کی تقسیم، سرگرمی کے دوران گروپ کی قیادت، اور اس پوری سرگرمی کی فیڈ بیک استاد کو دینا۔

کولمبیا میں، کارکردگی کی نگرانی کے لیے کاغذ کی ایک بہت بڑی شیٹ کو دیوار پر چسپاں کر دیا جاتا ہے۔ بچے اپنی سرگرمی کے خاتمے پر اس پر اپنے دستخط کرتے ہیں اور بعد میں استاد وہاں پر حاصل کردہ نمبر تحریر کر دیتا ہے۔ اس طرح استاد کے ڈیسک کے سامنے بچوں کو اپنے کام پر نمبر لگوانے کے لیے قطار میں کھڑا نہیں ہونا پڑتا، اور انتظار نہیں کرنا پڑتا۔

باہمی تعلم:

باہمی تعلم اُس وقت وجود میں آتا ہے جب بچے ذمہ داری اور وسائل کا تبادلہ کرتے ہیں اور یا جب وہ مشترکہ اہداف کے حصول کے لیے کام کرتے ہیں۔ باہمی تعاون کے گروپ کی مہارتیں تشکیل دینے میں وقت، مشق، اور موزوں رویّوں کی مضبوطی شامل ہوتی ہے۔ استاد ایک مددگار ماحول کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، ایک ایسا کردار جس میں بچے خطرات کا سامنا کرنے میں کوئی مشکل محسوس نہ کریں، اور ایک ایسا ماحول جس میں بچوں کی آراء کو اہمیت دی جاتی ہو۔

باہمی تعاون گروپ ورک تمام کام سیکھنے والوں کوایک دوسرے کو سمجھنے ،تفریح کو فروغ دینے ،کام اوراپنی جانب مثبت رویّوں کے ذریعے ان کی مدد کرسکتا ہے۔لیکن تمام بچوں تک باہمی تعاون کے گروپ کی سرگرمیوں کے فوائد پہنچانے کے لیے انہیں ،بہت سی مختلف مہارتوں اور کرداروں کی تشکیل کے مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔مثال کے طور پر ،بعض لڑکیوں کو اپنی گزارشات پیش کرنے کے تجربے کی ضرورت ہوسکتی ہے،اور بہت سے لڑکوں کو لکھنے (نوٹس تحریر کرنے) والوں کی حیثیت سے تجربے کی ضرورت ہوسکتی ہے۔تمام بچوں کو دعوے سے کچھ کہنے اور توجہ سے سننے کی مہارتیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

ممکن ہے تمام بچے یہ نہ سیکھ سکے ہوں کہ دوسروں کے خیالات کو کس طرح اہمیت دی جاتی ہے۔ایسی صورت حال خاص طور پر اس وقت پیش آتی ہے جب بچے ملے جلے گروپوں میں کام کرتے ہیں۔لڑکیاں اکثر لڑکوں کے خیالات کو تسلیم کرلیتی ہیں کہ اس طرح جھگڑے سے بچا جاسکتا ہے اس کے برعکس لڑکوں میں لڑکیوں کے خیالات کو مسترد کرنے یا ان کا مذاق اڑانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔بالکل یہی صورت حال ان بچوں کے درمیان پیش آسکتی ہے، جن کا تعلق اقلیتی گروپوں سے ہو یا جو وہ زبان نہ بول سکتے ہوں جس میں تربیت دی جارہی ہے۔ان میں بڑے گروپ کے بچوں کی بات اپنانے کا رجحان پایا جائے گا۔

اگر کچھ بچے تبادلہ خیال کے دوران مسلسل چھائے رہیں،تو دوسرے بچوں کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع نہیں ملتا غور کیجئے کہ مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے مالک بچے کس طرح اپنے خیالات کو یقین اور وثوق کے ساتھ پیش کر پائیں گے؟ممکن ہے کہ کچھ بچوں کو شروع میں الگ الگ گروپوں (مثال کے طور پر ایک ہی صنف سے تعلق رکھنے والوں کا گروپ) میں رکھا جائے تاکہ مہارتوں اور یقین کی بہتر تشکیل ہوسکے۔بعد میں جب وہ رابطے اور باہمی تعاون کی مہارتیں حاصل کرلیں تو ان گروپوں کو ملے جلے گروپوں میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

کچھ علاقوں کے لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ایک استاد ہی بچوں کی حقیقی تعلیم و تربیت کرسکتا ہے۔چنانچہ وہ باہمی تعاون کے گروپوں میں کام کرنے کی اہمیت اور فوائد کو نظر انداز کردیتے ہیں۔اس یقین کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ بچے اس طرح جو مہارتیں حاصل کریں وہ مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے کے باوجود تمام بچوں کے لیے کارآمد ثابت ہوں۔درس و تدریس کے طریقہ کار میں تبدیلیوں کے بارے میں والدین کو آگاہ کرنا بہت اہم ہے۔وہ بصری آلات یا بصری کھیل بنانے میں بھی مدد کرسکتے ہیں تاکہ وہ یہ سمجھ سکیں کہ استاد کیا کرنے کی کوشش کررہا ہے۔

باہمی تعاون کی مہارتیں با مقصد سیاق و سباق میں تشکیل دی جاسکتی ہیں۔غیر محدود اور ایسی سرگرمیاں جن میں مختلف سوچ (جیسا کہ مسائل کو حل کرنے والے کام) کی ضرورت پڑسکتی ہے، باہمی تعاون کے گروپ کی مہارتوں کو تشکیل دینے میں موزوں ہوتی ہیں۔

تعلم کے لیے باہمی تعاون کی مہارتیں:

گروپ میں کام کرنے کا جذبہ اجاگر کرنے سے پوری کلاس کو کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ایسے مقابلے جو لڑکیوں کو لڑکوں سے علیحدہ کردینے یا مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچوں کو الگ کردینے یا طرف داری کو آگے بڑھانے والے ہوں تو وہ تمام بچوں کی تعلیم میں مداخلت پیدا کرسکتے ہیں۔ایک استاد کی حیثیت سے،آپ بچوں میں یہ احساس پیدا کرنے میں مدد دے سکتے ہیں کہ کسی ایک کی بہتر کارکردگی ٹیم کے تمام ارکان کی کامیابی میں مدد دیتی ہے۔

سننا، بولنا اور اپنی باری لینا،مؤثر رابطے کا حصہ ہیں۔اِن مہارتوں کی باہمی تعاون گروپ ورک اور جمہوری شہریت میں ضرورت ہوتی ہے۔ایک اچھا استاد رابطے کے عمل میں یہ بات یقینی بنائے گا کہ صرف ایک بچہ یا بچوں کا ایک چھوٹا گروپ ہی تمام سوالات کا جواب نہ دیں یا پوری کارروائی میں چھائے رہیں۔

سننے میں انہماک ،جس میں بچے اِس بات کی ذمہ داری لیتے ہیں کہ جو کچھ دوسرے کہتے ہیں اُنہیں سنیں اور سمجھیں،تعلیمی ماحول کا ایک بے حد اہم حصّہ ہے۔ صاف گوئی،دوسروں کے حقوق میں مداخلت کئے بغیر اپنے خیالات اور جذبات بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ مقامی زبان کو کلاس میں قبول کرنا اور اس کا استعمال بھی بچوں کی شرکت میں اضافے کا سبب بن سکتا ہے۔

مختصر یہ کہ:

- تعاون،سیکھنے والوں کو مل جل کر کام کرنے،ذمہ داریاں،اشیاء،کردار اور تعلیم و تربیت کا آپس میں تبادلہ کرنے کے قابل بناتا ہے۔
- بچوں کے چھوٹے گروپ کرداروں کی تقسیم اور ذمہ داریوں کا تبادلہ کرسکتے ہیں۔کسی سائنسی سرگرمی میں ایک بچہ مختلف اشیاء کا وزن کرسکتا

ہے، جب کہ دوسرا اس کے نتائج کا ریکارڈ تیار کرسکتا ہے۔سرگرمی کے درمیان میں بچے یہ کردار ایک دوسرے سے تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔
اگر بچوں کے گروپ نے آزادانہ انداز میں کام کرنا ہے تو تعاون کیا جانا بہت ضروری ہو جاتا ہے۔

- مسائل کے حل اور تبادلہ خیال سے سیکھنے والوں کو جھگڑوں کو نمٹانے اور فیصلے کرنے میں مدد ملتی ہے۔بچوں کو جھگڑے نمٹانے کے طریقے سیکھنے اور ان کی مشق کرنے کی ضرورت ہے جن کی بنیاد رابطے کی اچھی مہارتوں اور تحمل والے رویّوں پر ہو۔
- یہ سیکھنے کے لیے کہ کس طرح سوچا جائے! بچوں کی اس بات پر حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ اہداف پر متفق ہوں، متبادلات کا جائزہ لیں، فیصلے لیں اور اُن پر کاربند رہیں اور اپنی ترجیحات کے نتائج کو تلاش کریں۔
- اِن تمام کارروائیوں کا انحصار گروپ کے جذبے، رابطے اور تعاون پر ہے۔

گروپ ورک کے لیے بنیادی اصول طے کرنا

مل جل کر کام کرنے کے لیے رہنما اصول یا بنیادی اصول (Ground rules) بچوں کے ساتھ گفت وشنید کرنے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔یہ رہنما اصول کھلے، قابلِ احترام تبادلہ خیال کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں اور تمام بچوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ بنیادی اصولوں کی تیاری کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ بچوں کو ایک فہرست تیار کرنے کی اجازت دی جائے۔

1. دوسرے جب بات کر رہے ہوں تو اُن کی بات غور سے سنیں، ان کا احترام کریں، لیکن مکمل طور پر بات چیت میں حصہ لیں۔
2. اپنے تجربات کی روشنی میں بات کریں (''ان'' کی بجائے ''میں'' کا استعمال کریں)۔
3. ذاتی حملوں سے پرہیز کریں؛ کسی فرد کی بجائے اپنے خیالات کو گفتگو کا موضوع بنائیں

اس بنیادی اصول کا وضع کرنا بہت اہم ہے کہ ایک ساتھ مل کر کام کرنے کو کیسے منظم کیا جائے۔اس طرح ہر فرد کو بولنے کا موقع ملتا ہے، اور گروپ اس مقصد کے لیے 'طلسمی مائیکروفون' استعمال کرسکتا ہے۔ ایک خول یا پتھر ہوسکتا ہے جس کو ایک دوسرے کی جانب بڑھایا جائے اور یہ جس کے پاس جائے تو اسے اپنی باری تصور کرتے ہوئے اپنی بات کہے۔یہ طریقہ کار کسی ایک یا دو بولنے والے افراد کی بالا دستی کو ختم کرتا ہے۔
بنیادی اصولوں کا کبھی کبھار مطالعہ کرلیا کریں اور اگر وقت ملے تو بچوں سے پوچھ لیا کریں کہ آیا وہ ان میں مزید کسی بات کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔

تکمیلی سرگرمی: باہمی تعاون کی مہارتوں کا تجزیہ کرنا

مل جل کر کام کرنے کے اصولوں کا جائزہ لینے کے لیے مشاہدہ بہت ضروری ہے۔اس طریقہ کار کا تجزیہ کرنے کی کوشش کریں جو کسی مخصوص گروپ ورک کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مہارتیں	بچہ ''الف''	بچہ ''ب''	بچہ ''ج''
اچھی طرح بات سنتا ہے			
اپنی بات واضح طور پر بیان کرتا ہے			
قائدانہ کردار اپناتا ہے			
دوسروں کے ساتھ تعاون کرتا ہے			

اپنے مشاہدات کی روشنی میں آپ کچھ بچوں کو اضافی سرگرمیاں فراہم کر سکتے ہیں تا کہ وہ مخصوص اصول بنائے جاسکیں جو گروپ کے کام کے لیے ضروری ہو۔

ہم عصر تعلم کا انتظام: ہم عصروں کی تدریس

ساتھیوں کو پڑھانا، جسے ''ساتھیوں کی تدریس'' اور ''بچے سے بچے'' کی تعلیم و تربیت کا نام بھی دیتے ہیں، اس وقت عمل میں آتی ہے جب ذرا قابل اور بڑی عمر کے بچے اپنا کام ختم کر لینے کے بعد اپنے سے کم عمر بچوں کی مدد کرتے ہیں۔ یا پھر بچوں کو ایک دوسرے سے سیکھنے میں مدد دینے کے لیے روزانہ ایک مخصوص وقت مقرر کیا جا سکتا ہے، جس کے دوران وہ ایک ایک کی ٹولی یا چھوٹے گروپوں میں حساب یا زبان سیکھ سکیں۔

ساتھیوں کا پڑھانا ایک کارآمد تعلیمی طریقہ کار ہے، اس سے بچوں کی انفرادی ضروریات پوری کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے مقابلے کی بجائے باہمی تعاون کے رجحان کو فروغ ملتا ہے۔ مل جل کر کام کرنے والے بچوں کے درمیان ایک دوسرے کا احترام اور سمجھ بوجھ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ''سکھانے والا'' بچہ خود کچھ سیکھنے کے ساتھ ساتھ تدریس کے کام میں فخر محسوس کرتا ہے۔ یہ عمل انہیں جو کچھ پہلے پڑھا ہے اسے پکا کرنے میں مدد دیتا ہے اور کلاس میں ذمہ دار کردار ادا کرنا ان کے لیے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب بچے ساتھی استاد سے سیکھتے ہیں تو وہ ان میں سننے، توجہ دینے، اور جو کچھ بھی بامقصد انداز میں سکھایا جا رہا ہے اسے سمجھنے کی بہتر اہلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ بچوں کی وضاحت اکثر وہاں کام کر جاتی ہے جہاں استاد کچھ واضح کرنے میں ناکام رہا ہو۔ بچے مسائل کو بالغوں کے مقابلے میں مختلف انداز سے دیکھتے ہیں اور وہ ایسی زبان استعمال کرتے ہیں جو سیکھنے والوں کے لیے زیادہ دوستانہ اور عام فہم ہوتی ہے۔

پڑھنے میں ہم عصروں کی تدریس:

پڑھنے میں، ہم عصروں کی تدریس کو پڑھائی میں سُست بچوں کی مدد کے لیے یا کلاس کے تمام چھوٹے بچوں کو اضافی طور پر پڑھ کر سنانے کے مواقع دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

- اس کا تعلیمی اور سماجی دونوں اعتبار سے ''بچہ استاد'' یا ''استاد'' یا ''بچہ سیکھنے والا'' پر ایک مثبت اثر ہوتا ہے۔
- یہ پڑھنے والوں کے لیے انفرادی مدد فراہم کرنے میں ایک بہت اچھا عملی طریقہ ثابت ہو سکتا ہے۔
- شاید اس طرح ''بچہ استاد'' کے پڑھ کر سنانے کے انداز میں حیران کن بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔
- اس طریقہ کار کے استعمال سے چھوٹے بچوں کے وقت میں اضافہ ہو جاتا ہے جو وہ عملی طور پڑھ کر سنانے میں استعمال کرتے ہیں۔ چھوٹے اور پڑھائی میں کمزور بچے دوسرے بچوں کی غیر منقسم توجہ سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خود استاد کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ ہر بچے کو انفرادی طور پر اس قسم کی مدد فراہم کر سکیں۔

تاہم، ایک ساتھی ''بچہ استاد'' کو یہ بات بڑی احتیاط سے سمجھا دی جائے کہ آپ اُس سے کیا کرانا چاہتے ہیں۔ اساتذہ کو یہ ضرور سمجھنا چاہیے کہ انہیں کیا کرنا ہے۔ انہیں چھوٹے بچوں کے ساتھ پُرسکون، دوستانہ اور تعاون کے انداز میں کام کرنا چاہیے۔ بے صبری سے اجتناب کیا جائے۔ پڑھائی میں ہم عصروں کی تدریس کی ایک مثال یہاں پیش کی جا رہی ہے۔

جوڑوں میں پڑھنے کا طریقہ کار۔ یہ طریقہ کار اس طرح پڑھنے پر مبنی ہے کہ؛

- استاد اور شاگرد دونوں اونچی آواز میں پڑھیں یا متبادل کے طور پر شاگرد اکیلا ہی پڑھے۔
- صحیح اور آزادانہ پڑھنے کی ترویج کے لیے مثبت تنقید کریں۔

''بچہ استاد'' کو اِس بات کی تربیت دی جاتی ہے:

- کتاب کو حوصلہ افزا طریقے سے متعارف کرایا جائے،
- غلطیوں کی اصلاح میں تاخیر کی جائے تاوقتیکہ شاگرد خود ہی اِن کی تصحیح کر لے۔
- عبارت کے پڑھے جانے کے بعد اس پر تبادلہ خیال کرے،
- استاد کی حیثیت سے خود اپنی کارکردگی کا جائزہ لے، اور رپورٹ کارڈ اور چیک لسٹوں کو مکمل کرتے ہوئے سیکھنے والوں کی کارکردگی کو بھی دیکھے۔

یہ طریقہ کار ''مل جل کر پڑھنے'' کے خیال سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ طریقہ جزائر بحرالکاہل کے بہت سے اسکولوں میں 'پڑھنے کے لیے تیار' (Ready to read) کے طریقہ کار کی طرح مقبول ہو رہا ہے اس طریقہ کار میں کتابیں بڑی جسامت کی ہوتیں ہیں اور حروف جلی میں لکھی ہوئی ہیں تا کہ اُسے استاد کے ساتھ مل کر پوری کلاس پڑھ سکے بعض جزیروں کے اساتذہ نے اس طریقہ کار کی تربیت حاصل کی اور اس پر کتابیں لکھیں۔

خودآموزی:

خودآموزی اس لیے اہم ہے کہ بچوں کو استاد کے بغیر آزادانہ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس طریقہ کار میں طالب علم اور استاد دونوں کو کلاس روم میں ملنے والے وقت کا بہترین استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہاں پر کچھ خیالات پیش کیے جارہے ہیں جو آپ کی کلاس میں آزادانہ تعلیم و تربیت بڑھانے میں آپ کی مدد کریں گے:

- آپ بچوں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ نصابی کتاب میں سے ایک سبق کا کچھ حصہ سیکھ لیں یا پھر نئے سبق کی تیاری کرلیں۔
- وہ ایک سروے بھی کر سکتے ہیں تا کہ اُن کے پاس وہ اعداد و شمار ہوں جن پر وہ سبق کے دوران کام کریں۔
- بڑی جماعتوں کے بچوں کو نئے تصورات کی نشوونما اور نئے مواد کو متعارف کرانے کے لیے آپ عملی مشقیں حل کرنے کے لیے دے سکتے ہیں۔
- آپ ''بچے سے بچے'' کا طریقہ کار بھی استعمال کر سکتے ہیں تا کہ بچے خود منصوبہ بندی کریں اور اپنی صحت یا دیگر کسی کام کو بہتر کرنے کے لیے عملی اقدام کرسکیں اور پھر بعد میں آپ ان کے کام کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔

تدریس کے مختلف اندازِ نظر جیسا کہ ہم عصر تدریس'' اور ''خودآموزی'' کا مقصد تعلّم کو استاد کی بجائے شاگرد پر مرکوز کرنا ہوتا ہے۔ یہ بچوں کی نشوونما اور خودآموزی کی ترویج کرتی ہے اور استاد کو انفرادی بچوں اور گروہوں پر توجہ دینے کا وقت مل جاتا ہے۔

اختلاف کے لیے منصوبہ بندی (Planning for Differentiation)

اختلاف یا فرق کا مطلب کسی ایک مخصوص بچے یا بچوں کے چھوٹے گروپ کی تعلّم کی ضروریات پر توجہ دینا ہے بہ نسبت اس کے پوری کلاس کو پڑھانا جس میں سب بچے ایک جیسے ہوں۔ اِس اختلاف کی حمایت میں کچھ بنیادی اصول درج کیے جا رہے ہیں۔

- اختلافی کلاس لچک دار ہوتی ہے۔ اُستاد اور بچے دونوں یہ سمجھتے ہیں کہ تعلیمی مواد، بچوں کے گروپ ترتیب دینے کے انداز، تعلیم و تربیت کا تجزیہ کرنے کے انداز، اور کلاس کے دیگر عناصر ایسے معاونات ہیں جو کسی فرد یا پوری کلاس کی کامیابی حاصل کرنے کے لیے مختلف طریقوں سے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔
- اختلافی ہدایات سیکھنے والوں کی مؤثر اور مسلسل تشخیص سے آتی ہیں۔ اختلافی کلاس روم میں بچوں میں فرق متوقع ہوتا ہے۔ اِس کو سراہا

جاتا ہے اور اسے ریکارڈ کیا جاتا ہے تاکہ یہ سب سبق کی منصوبہ بندی میں کام آسکے۔ یہ اصول ہمیں اس مضبوط رشتے کی یاد دلاتا ہے جو تشخیص اور ہدایات کے درمیان موجود ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنے بچوں کی تعلیم کی ضروریات اور دلچسپیوں سے آگاہ ہوں تو انُہیں زیادہ موثر انداز میں پڑھا سکتے ہیں۔امتیازی کلاس میں ایک استاد ہر اس بات پر نظر رکھتا ہے جو بچہ کہتا ہے یا اُس بچے کو سمجھنے کے لیے مفید معلومات تخلیق کرتا ہے۔اور اُس بچے کے لیے سبق کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔

- تمام بچوں کے پاس موزوں کام ہے۔ اختلافی کلاس میں استاد کا ہدف یہ ہوتا ہے کہ ہر بچہ یہ محسوس کرے کہ اسے ہر وقت کسی نہ کسی چیلنج کا سامنا ہے؛ ہر بچہ زیادہ تر وقت اپنے کام کو دلچسپ محسوس کرتا ہے۔
- اساتذہ اور بچے تعلیم و تعلّم میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ استاد تعلیم و تعلّم کی ضروریات کی تشخیص کرتا ہے، تعلّم میں سہولت پیدا کرتا ہے، اور ایک موثر نصاب کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔ اختلافی کلاس میں اساتذہ اپنے بچوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور انُہیں کلاس کے بارے میں فیصلہ سازی کے عمل میں مسلسل شامل رکھتے ہیں، جس کے نتیجے میں بچے آزادانہ سیکھنے والے بن جاتے ہیں۔

کس قسم کے فرق کو ملحوظ خاطر رکھا جائے؟

- تعلیمی مواد۔ تعلیمی مواد مضمون، متعلق حقائق، تصورات، عمومی باتوں یا اصولوں، رویوں، اور مضمون اور مطالعاتی موضوع کی مہارتوں پر مبنی ہوتا ہے۔ تعلیمی مواد میں وہ منصوبہ بندی شامل ہے جو ایک استاد بچوں کو پڑھانے کے لیے کرتا ہے۔ اور یہ کہ کس طرح بچہ علم، سمجھ اور مہارتیں سیکھتا ہے۔ اختلافی کلاس میں ضروری حقائق تعلیمی مواد اور مہارتیں سب سیکھنے والوں کے لیے یکساں رہتی ہیں۔ اختلافی کلاس میں جو چیز تبدیل ہوسکتی ہے وہ یہ کہ کس طرح بنیادی تعلیم تک رسائی حاصل کی جائے۔ نیچے چند ایسے طریقے دیے جاتے ہیں جو ایک اُستاد تعلیمی مود تک رسائی کے لیے امتیاز کر سکتا ہے۔
  - بچوں کو ریاضی یا سائنس کے نئے تصورات سمجھانے کے لیے کسی سیکھنے والے کے پاس چیزوں کو استعمال کرنا۔
  - ایک سے زائد پڑھنے کی سطح میں ٹیکسٹ استعمال کرنا
  - پڑھنے والے ساتھیوں کی مختلف ترتیب کو استعمال کرتے ہوئے اُن بچوں کی حمایت کرنا اور انُہیں چیلنج کرنا جو عبارتی مواد کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔
  - جن بچوں کو مزید ضرورت ہے انھیں دوبارہ پڑھائیں۔
  - مختلف قسم کے سیکھنے والوں کو کلیدی تصورات سمجھانے کے لیے عبارتوں، ٹیپ ریکارڈروں، پوسٹروں اور ویڈیو کا استعمال کرنا۔
- سرگرمی۔ موثر سرگرمی وہ ہے جس میں بچوں کو کسی بنیادی خیال کو سمجھانے کے لیے ضروری مہارتیں شامل ہوں اور اس کا کوئی خاص تعلیمی مقصد ہو۔آپ کسی سرگرمی میں مشکلات کی مختلف سطح پر بہت سے اختیار (options) مہیا کر کے اختلاف کر سکتے ہیں (جیسے کہ پہلا اختیار، آسان ہے دوسرا اختیار کچھ مشکل اور تیسرا اختیار بہت مشکل ہے) آپ ایک سرگرمی میں بچوں کی مختلف دلچسپیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف اختیار دے کر اختلاف کر سکتے ہیں۔آپ ہر سرگرمی کے لیے اُستاد اور طالب علموں کو مختلف قسم کی حمایت پیش کر سکتے ہیں۔
- تیار کردہ اشیاء۔ ایک استاد تیار کردہ اشیاء میں بھی فرق محسوس کر سکتا ہے۔"تیار کردہ اشیاء" وہ چیزیں ہوتی ہیں جو ایک بچہ یہ دکھانے کے لیے استعمال کر سکتا ہے کہ اس نے کیا جان لیا ہے اور کیا سمجھ لیا ہے۔ مثال کے طور پر تیار کردہ ایک شے بچوں کی کتابوں کا بستہ، ایک مسئلے کے حل پر مبنی ایک نمائش، کسی منصوبے کے اختتام پر تیار ہونے والی کوئی چیز یا کاغذ اور پنسل کے ذریعے دیا جانے والا ایک سخت ٹیسٹ ہوسکتا ہے۔اچھی تیار کردہ ایک شے بچوں میں سیکھی ہوئی کوئی بات دہرانے، جو کچھ وہ سیکھ چکے ہیں اس کا عملی تجربہ کرنے، اور اپنی سمجھ بوجھ اور مہارتوں کو وسعت دینے کا رجحان پیدا کرتی ہے۔تیار کردہ اشیاء میں فرق محسوس کرنے کے کئی طریقے ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

- بچوں کو ایسی اشیاء تیار کرنے کی اجازت دیں جو تعلیم کے ضروری اہداف حاصل کرنے کے لیے ضروری ہوں۔
- بچے مختلف طریقوں سے جو کچھ سیکھ چکے ہیں، اسے بیان کرنے کے لیے کہیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں
- مختلف انداز سے کام کرنے کی اجازت دیں (مثلاً: کسی چیز کی تیاری میں اکیلے یا ٹیم کے ایک فرد کی حیثیت سے کام کرنا۔
- تشخیص کرنے کے متعدد طریقے اختیار کریں۔

ماحاصل سرگرمی: سبق کی منصوبہ بندی

سبق کی منصوبہ بندی کرتے وقت کیا آپ تعلیمی مواد اور سرگرمیوں کے درمیان فرق کرتے ہیں؟
کیا تمام بچوں کو معلومات اور اختلافی سرگرمیوں تک رسائی حاصل ہے تاکہ وہ اپنے ایک مخصوص انداز میں اور ایک موزوں سطح پر کچھ سیکھ سکیں؟
کیا آپ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ ہر بچہ سیکھ چکا ہے، مختلف اور اچھی اشیاء' استعمال کرتے ہیں؟

ہمہ گیر کلاس میں رویّوں پر نظر رکھنا:

اگر بچوں پر توجہ نہ دی جائے یا اُن کا خیال نہ رکھا جائے تو وہ غلط رویّہ اپنا سکتے ہیں۔ اُن پر نگاہ رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، خاص طور پر اس وقت جب کہ انہیں گھر پر کافی توجہ نہ مل رہی ہو۔ علاوہ ازیں، ہم (بالغ ہونے کے ناطے) کچھ رویّوں کی اجازت نہیں دے سکتے، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ کسی بچے کو مسترد کر دیا جائے۔ بچہ اور اُس کا رویّہ دو مختلف چیزیں ہیں ان دونوں میں فرق کرنا ضروری ہے! غلط رویّے کی اصلاح کے لیے کچھ طریقے درج ذیل ہیں:۔

- کلاس میں ایک مقررہ اصول نافذ کرنے کی ضرورت ہے یعنی: ایک دوسرے کی عزت کرو۔
- اگر ہم بچوں کے لیے دلچسپ نصاب اور تعلیمی مواد تخلیق کرلیں تو پھر وہ اس میں دلچسپی لیتے ہیں اور اِس میں شامل ہو جاتے ہیں۔
- یہ طے کرنے کے لیے کہ کس وجہ سے کوئی مخصوص رویّے کا مسئلہ ہے۔ ہم میں بہترین مشاہدے اور ریکارڈ رکھنے کی مہارت ہونی چاہیے۔
- اہم بات یہ کہ ہمیں ایسا ماحول تشکیل دینے کی ضرورت ہے جس میں بچے سرگرم اور متحرک ہوں۔ یہ تمام بچوں کے لیے ایک اچھی تدریس ہوگی۔ اِس کا مطلب یہ بھی ہے کہ استاد ہمیشہ تمام کاموں کا ذمہ دار نہیں ہوتا بلکہ مسائل حل کرنے والی ٹیم کا ایک رکن ہوتا ہے جن میں بچے، والدین، اور دیگر استاد بھی شامل ہوتے ہیں۔

تعلیمی مواد کو بڑھانے کی دوسری عمومی حکمت عملیاں اور رویّوں کے مسائل حل کرنے میں ہم عصر تدریس اور باہمی تعلم شامل ہیں جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔

مسائل کے حل کا طریقہ:

مسائل کے حل کے طریقہ کار میں بچوں، والدین یا سرپرستوں اور اساتذہ اور بیرونی پیشہ ورانہ افراد پر مشتمل ایک ٹیم ہوتی ہے جو کلاس روم کے جاری ماحول، سماجی میل جول، پڑھائی کے ماحول، اور اسکول نہ جانے کی وجوہات کے بارے میں سوالات پوچھتی ہے۔
ہم نے قبل ازیں ایک معاونت میں دھمکیاں دینے کے بارے میں گفتگو کی تھی، ہم صرف رویّے میں دلچسپی نہیں رکھتے بلکہ ان وجوہات پر غور کرتے ہیں جو ان رویوں کو جنم دیتی ہیں۔ ہمیں بچوں کی ضروریات اور جو کچھ بچے ہمیں بتانے کی کوشش کرتے ہیں ان کے بارے میں کچھ جاننے کی ضرورت ہے۔

وہ باتیں جو بچے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔

ذاتی ضروریات	یہ آپ کو کیسا لگتا ہے
بخشش	مجھے ابھی اس کی ضرورت ہے!
کام سے جی چرانا	میں ایسا نہیں کرنا چاہتا!
خوف و ہراس	میں خوف زدہ ہوں!
سماجی ضروریات	**یہ آپ کو کیسا لگتا ہے**
توجہ طلب	میری طرف دیکھیں!
اختیار طلب	میں انچارج بننا چاہتا ہوں!
انتقام	میں کسی بھی طرح اس گروپ کا ایک حصہ نہیں بننا چاہتا۔

تکمیلی سرگرمی: مسائل والے رویئے کا تجزیہ کرنا

کسی ایک ایسے بچے کو چن لیں جس کے غیر مناسب رویئے سے آپ تنگ ہوں اور یہ نوٹ کر لیں کہ آپ اُس کے رویئے سے کیوں تنگ ہیں۔ کیا وہ آپ کے سبق میں مداخلت کرتا ہے؟ کیا یہ دیگر بچوں کی تعلیم پر اثر انداز ہوتا ہے؟ کیا اس رویئے کا تعلق دن کے کسی خاص وقت، ہفتے کے کسی ایک دن یا کسی خاص نصابی سرگرمی سے تعلق رکھتا ہے؟ بچے کو اپنے گھر پر کس صورت حال کا سامنا ہے؟ آپ بچے کے کوائف دیکھنا چاہتے ہوں، اگر ایسے کوائف اسکول میں موجود ہیں (دیکھیں تیسرا کتابچہ)۔

بچے کا مطالعہ شروع کریں تا کہ وہ عوامل معلوم کیے جا سکیں جو بچے کے رویئے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

آپ اس بچے کے ہم عمر بچوں، والدین، اور اپنے کلاس روم کی سطح پر کیا عملی اقدام کر سکتے ہیں جو اس بچے کا رویہ بدل سکیں؟ یہ سب اقدامات آزمائیں۔ کس اقدام سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ بچے کی مدد ہو رہی ہے؟ کامیاب اقدام کا ریکارڈ رکھیں۔ ہو سکتا ہے کسی اقدام کی ضرورت بچوں کے لیے بھی پڑے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچوں کے رویئے پر مسلسل نگاہ رکھیں اور انہیں مستقل مزاجی سے نوٹ بھی کرتے رہیں تا کہ ان رویّوں کے انداز کا مشاہدہ کیا جا سکے۔ جب ایک مرتبہ کلاس سیکھنے کے لیے محفوظ اور باہمی تعاون کی جگہ بن جائے تو رویّوں کے ساتھ بہت کم مشکلات رہ جاتی ہیں۔

مثبت نظم وضبط:

کچھ اوقات ایسے ہوتے ہیں جن میں نظم وضبط ضروری ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس قسم کا نظم وضبط سب سے بہتر ہے؟ یاد رکھیں، نظم وضبط کا ہدف یہ نہیں کہ بچوں پر قابو پایا جائے اور انہیں حکم ماننے پر مجبور کیا جائے۔ بلکہ، اِس کا مطلب اُن میں فیصلہ سازی، دھیرے دھیرے اپنے آپ پر قابو پانا سیکھنے، اور اپنے رویئے کا ذمہ دار بنانا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ غلط رویہ ایک نئے مثبت رویوں کی تدریس کا موقع ہوتا ہے۔

ما حاصل سرگرمی: نظم وضبط کے بارے میں آپ کا نقطہ نظر کیا ہے

درج ذیل ٹیبل میں دیئے گئے ہر خانے کو پڑھیں اور اُس کے ہر خانے پر درست (✓) کا نشان لگا دیں جس کے بارے میں آپ سوچتے ہیں کہ آپ اسے زیادہ استعمال کرنا چاہیں گے۔ حتی المقدور دیانت داری سے کام لیں۔ اس ٹیبل کو نظم وضبط کے لئے اپنا نقطہ نظر تلاش کرنے اور اپنے کلاس روم میں امن وامان

قائم رکھنے کے لئے استعمال کریں۔اپنے نقطۂ نظر کی عکاسی کرتے ہوئے ممکن ہے آپ ایسے دائرہ کار دریافت کرلیں جہاں آپ متبادل عملی اقدام اختیار کرسکیں اوراس کے ساتھ ساتھ ایسے دائرہ کار بھی جن میں آپ موثر طریقے استعمال کر رہے ہیں۔

منفی انضباطی اقدامات	اگر ہاں تو نشان لگائیں	مثبت انضباطی اقدامات	اگر ہاں تو نشان لگائیں
اکثر ایک منفی بیان سے آغاز کرتے ہوئے، میں سیکھنے والوں کو بتاتا ہوں کہ کیا نہیں کرنا۔		میں سیکھنے والوں کو ممکنہ متبادل پیش کرتا ہوں اور اُن کے مثبت رویے پر توجہ دیتا ہوں۔	
میں بُرے رویے پر سزا دے کر سیکھنے والوں کے رویے پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہوں۔		میں کوشش کرنے اور اِس کے ساتھ ساتھ اچھا رویہ اپنانے پر سیکھنے والوں کو انعام دینے پر توجہ دیتا ہوں۔	
میرے طالب علم خوف، دھمکیوں یا رشوت کی وجہ سے قواعد کا احترام کرتے ہیں۔		میرے طالب علم قواعد کی پاس داری کرتے ہیں کیوں کہ اُنہوں نے ان کی تشکیل میں حصہ لیا تھا اور ان پر اتفاق کیا تھا۔	
کسی قاعدے کو توڑنے کے نتائج اکثر کڑے غیر منطقی اور سیکھنے والوں کے رویے سے غیر متعلق ہوتے ہیں۔		کسی قاعدے کو توڑنے کے نتائج کا براہِ راست تعلق سیکھنے والے کے رویے پر ہوتا ہے۔	
جب میں کسی کو کچھ وقت کے لیے کلاس سے باہر نکالتا ہوں تو اِس کا مطلب سیکھنے والے کو ایک مخصوص وقت کے لیے اکیلا کرنا اور پابند کرنا ہوتا ہے۔		میں جب کسی کو کچھ وقت کے لیے کلاس سے باہر نکالتا ہوں تو یہ اُس کے لیے اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کی کھلی دعوت ہوتی ہے۔ وہ طالب علم اپنے آپ پر قابو پانے کا عزم کرتے ہیں اور کلاس میں واپس آجاتے ہیں۔	
میں سیکھنے والوں کی ضروریات اور حالات کو خاطر میں نہیں لاتا۔		میں اپنے اقدامات کی بنیاد ہمدردی اور فرد کی سمجھ بوجھ اور اُس طالب علم یا طالبہ کی ضروریات، صلاحیتوں، حالات اور نشو ونما کے مراحل کو بناتا ہوں۔	
میں یہ خیال کرتا ہوں کہ بچوں کو بیرونی وسیلے سے قابو کرنے ضرورت ہے جیسا کہ میں خود، پرنسپل، یا بچوں کے والدین۔		میں تسلیم کرتا ہوں کہ بچوں میں فطری طور پر خود نظمی ہوتی ہے اور وہ اپنی سمت نمائی خود کر سکتے ہیں۔ اُنہیں خود پر قابو پانے کی تربیت دی جاسکتی ہے۔	
معمولی معاملات یا غلطیوں کے لیے بھی میں اپنے بچوں کی مسلسل باز پُرس کرتا ہوں یا اُنہیں سزا دیتا ہوں۔		میں غلطیوں کو اپنے بچوں اور اپنے لیے سیکھنے کا ایک موقع تصور کرتا ہوں۔ میں اپنے بچوں کے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں اور اُنہیں مواقع فراہم کرتا ہوں کہ وہ اپنے غلط رویے پر دلی طور پر معذرت کریں۔	
میں سیکھنے والے یا سیکھنے والی کے رویے کی وجہ سے اُس پر تنقید کرتا ہوں۔		میں سیکھنے والے پر نہیں بلکہ اُس کے رویے پر اور بچے کو اپنا رویہ ایک مثبت، تعمیری انداز میں تبدیل کرنے میں مدد دینے پر توجہ مرکوز رکھتا ہوں۔	

جنوبی تھائی لینڈ میں بچوں کے لیے ایک دوستانہ اسکول میں ایک نوعمر لڑکی اکثر کلاس میں ہنگامہ کرتی تھی اور وہ اپنے ساتھی طالب علموں کی چیزیں اور پیسے چرا لیتی تھی۔ وہ تعلیم و تربیت میں انتہائی غلطیاں کرنے کے بارے میں سرفہرست تھی اور امتحانات میں مسلسل فیل ہوتی چلی آ رہی تھی۔ اُس کے غیر مناسب رویئے پر اُسے سزا دینے یا اسکول سے بے دخل کرنے کی بجائے اُس کی ٹیچر نے اُس پر زیادہ ذمہ داری ڈال دی۔ مثال کے طور پر ٹیچر نے اُسے مختصر مدت کے لیے، جب کہ ٹیچر کلاس سے باہر چلی جاتی تھی، ''کلاس مانیٹر'' بن جانے کے لیے کہا۔ ٹیچر نے اُسے کلاس شروع ہونے سے پہلے اور کلاس کے ختم ہونے پر چھوٹے بچوں کی پڑھائی میں مدد کرنے اور تعلیم و تربیت کا مواد مرتب کرنے کے لیے کہا۔ جلد ہی اُس لڑکی نے غیر مناسب رویہ ترک کر دیا اور ایک مختلف شخصیت اپنائی۔ وہ پرسکون، ساتھی طالب علموں کی دیکھ بھال کرنے والی اور کلاس میں توجہ سے سننے والی بن گئی۔ علاوہ ازیں تعلیم و تعلم میں اُس کی کارکردگی ڈرامائی طور پر بہتر ہو گئی۔

مثبت نظم و ضبط تک رسائی کے ذریعے:

آپ کس طرح اپنے کلاس روم میں مثبت نظم و ضبط کا ماحول پیدا کر سکتے ہیں؟ یہاں تعلیم و تدریس کا ایک مثبت مزاج تشکیل دینے کے لیے کچھ طریقے دیے گئے ہیں:

پورے اسکول تک رسائی کا انداز اپنائیں اور اِس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی کلاس روم کا نظم اسکول کی پالیسیوں کی عکاسی کرتا ہے۔ اپنی کلاس روم میں بنیادی قواعد کا قیام عمل میں لائیں اور ان کی تشکیل میں اپنے بچوں کو شریک کریں۔

اِن قواعد کے نفاذ میں سنجیدہ اور بااصول رہیں۔

اپنے بچوں کو جانیں اور اُن کے ساتھ مثبت تعلق داریاں قائم کرنے پر توجہ دیں۔

تعلیم و تربیت کین عمل اور تعلیم و تربیت کے ماحول کو گرم جوشی اور پیشہ ورانہ انداز میں منظم کریں۔ مثال کے طور پر یہ توقع رکھیں کہ کچھ بچے اپنا کام پہلے ختم کر لیں گے، انتظار کے اِن لمحات میں کرنے کے لیے اُنہیں کوئی کام دیں، جیسا کہ کلاس روم کی چیزوں کی ترتیب درست کرنے میں اُنہیں اپنے ساتھ شامل کریں۔ اگر کوئی کام نہیں ہو پا تا تو ان تمام وجوہات کے بارے میں سوچیں جن کی وجہ سے یہ کام نہیں ہو پا رہا، یہ بھی سوچیں کہ شاید آپ کوئی مختلف کام بھی کر سکتے ہیں۔

تعلیمی مواد، تدریسی مواد، اور کلاس روم کی انتظامی کاروائیاں تشکیل دیں جن میں جھگڑوں سے صلح صفائی، مسائل کا حل، رواداری، نسلی مخالفت، صنفی احساس اور ایسی دیگر چیزیں شامل ہوں۔

ہمہ گیریت پر قائم رہیں۔ سیکھنے والوں کو چھوڑ دینا، یا اُن کی ضروریات اور حالات کو نہ سمجھنا، اُن کو تنہا کر دے گا۔

سیکھنے والوں کو کامیاب ہونے کا موقع دیں۔ وہ سیکھنے والے جو خود اپنے بارے اور اپنی کامیابی کے بارے میں مثبت احساس رکھتے ہیں، اچھے سیکھنے والے ثابت ہوں گے۔

سیکھنے والوں کو ذمہ داری اُٹھانے کی اجازت دیں۔ اُنہیں ذمہ داری اُٹھانے کے مواقع فراہم کریں، چاہے وہ کسی کلاس ٹیلی رویہ ہو، کسی کمیونٹی پراجیکٹ کو چلانا ہو، کسی پالتو جانور کی دیکھ بھال کرنا ہو یا ٹیچر کے کلاس میں حاضری کی شیٹ تیار کرنی ہو۔

توجہ چاہنے والوں کو جو وہ چاہتے ہیں دیں۔ یعنی توجہ! اگر کوئی سیکھنے والا غیر موزوں رویئے مسلسل توجہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو ایسے طریقے تلاش کریں جن میں آپ اس لڑکے یا لڑکی کو ایک مثبت انداز میں کسی کام میں شامل کر سکیں۔ اِس کے لیے آپ معمولی حکمت عملیاں بھی استعمال کر سکتے ہیں، جیسا کہ ان کے ذمہ کوئی کام لگانا، کسی کو کوئی پیغام پہنچانے کے لیے اُسے چند منٹوں کے لیے کمرے سے باہر بھیجنا، ان پر کوئی ذمہ داری عائد کرنا، یا کوئی ایسا کام جو وہ کر سکیں۔

ایک ماڈل بن کر دکھائیں۔ بچے اپنی زندگی میں ہمیشہ بالغوں کی نقل کرتے ہیں۔ وہ موزوں اور ناموزوں دونوں انداز، آواز کے لہجے، زبان اور اقدامات کی نقل کریں گے۔ سب سے زیادہ طاقت ور تدریسی مہارت جو آپ حاصل کر سکتے ہیں وہ اس رویئے کا ماڈل بن جائیں جس کی آپ بچوں سے امید رکھتے ہیں۔ اچھی مثال پیش کرنا تدریس کے لیے بہت اہم ہے۔

نتائج کی بجائے حل پر توجہ دیں۔ بہت سے ٹیچر سزا کو ایک منطقی نتیجہ سمجھ کر بچوں کو سزا دیتے ہیں۔ بچوں کو معاملات کے ایسے حل میں شامل کریں جو اس معاملے سے متعلق ہوں۔ قابلِ احترام ہوں اور مناسب ہوں۔

احترام سے بات کریں۔ فاصلے سے بچوں سے تبادلہ خیال کبھی مؤثر ثابت نہیں ہو سکتا۔ وہ وقت جو کسی بچے یا بچی کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اور اُس کے ساتھ آنکھ ملا کر گفتگو کرتے ہوئے گزارا جائے وہ یادگار ہوتا ہے۔ بہت سے اساتذہ نے ایک ''مسئلہ پیدا کرنے والے بچے'' کے ساتھ پانچ منٹ کی سادہ گفتگو میں اِس بات پر تبادلہ خیال کر کے کہ دونوں کیا چاہتے ہیں اور وہ ملے گلے کے لیے کیا کرنا چاہتے ہیں، اُس میں ڈرامائی تبدیلی محسوس کی ہے۔

اُنہیں بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ اگر بچوں کو کیا نہیں کرنا ہے کی بجائے یہ بتایا جائے کہ کیا کرنا ہے تو اُن کا ردِ عمل بہتر ہوتا ہے، مثال کے طور پر یہ کہنے کی بجائے کہ ''ڈیسک کو ٹھوکر مارنا بند کرو'' یہ کہیں کہ ''براہ مہربانی اپنے پاؤں فرش پر رکھیں''۔

پسند ناپسند کا موقع دیں۔ پسند ناپسند کی اجازت دیتے ہوئے بچے یا بچی کو اُس کی زندگی پر کچھ مناسب اختیار دیں اور اِس طرح فیصلہ سازی کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ پسند ناپسند کا اختیار لازمی طور پر تسلیم کی جاسکنے والی حدود کے دائرے اور بچے کی ذہنی و جسمانی نشو و نما اور مزاجی صلاحیتوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ جوں جوں بچے بڑے ہوتے ہیں، اُنہیں پسند ناپسند کے مختلف مواقع پیش کیے جاسکتے ہیں اور اُن کے نتائج کو تسلیم کرنے کی اجازت بھی دی جاسکتی ہے۔

پیشہ وارانہ تعاون استعمال کریں۔ اگر کچھ سیکھنے والے ایسے بچے ہیں جو کلاس میں خصوصی مشکلات کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اِس میں دھمکانے یا دیگر جارحانہ رویہ استعمال کیا گیا ہے تو اپنے ساتھیوں سے مدد طلب کریں اور اگر ضروری ہو تو پیشہ ور افراد، جیسا کہ ماہر ذہنی امراض یا کونسلر کی مدد بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

فعال اور ہمہ گیر کلاس کا انتظام و انصرام کرنا:

فعال کلاس کا انتظام و انصرام کرنے میں مختلف عوامل شامل ہوتے ہیں۔ جب خود آموزی، ہم عصر تدریس، گروپ ورک، اور براہ راست تعلیم دینے میں توازن ہو تو ہمارا کام آسان ہو جاتا ہے اور اس طرح بچوں کو بھی سیکھنے کے بہت سے طریقے مہیا ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں وہ بنیادی باتیں بتائی گئی ہیں جن پر آپ غور کر سکتے ہیں جب آپ فعال تعلیم کو اپنی کلاس میں بڑھاتے ہیں:

منصوبہ بندی۔ کلاس کی سرگرمیوں کے اوقات کی ہفتہ وار منصوبہ بندی کریں۔ یہ واضح کریں کہ کیا بچے آزادانہ کام کر سکیں گے، گروپوں میں کام کریں گے یا پوری کلاس اس سرگرمی میں شریک ہوگی۔ ایسی کلاس جس میں مختلف جماعت کے بچے پڑھتے ہوں، ہر گروپ ایک مختلف سرگرمی پر کام کر رہا ہوگا۔

تیاری۔ اپنے تدریسی مینوئل کا جائزہ لیتے ہوئے یا کسی سبق کے منصوبے کا خاکہ تیار کرتے ہوئے کلاس کی ہر سرگرمی کی تیاری کریں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام بچے تعلیم کی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔

وسائل جمع کرنا۔ سرگرمی کے لیے ضروری وسائل جمع کریں یا پیدا کریں۔ یہ حساب میں استعمال ہونے والی اشیاء کے طور پر استعمال کیے جانے والے سنگریزے (پتھر)، چھڑیاں بھی ہو سکتی ہیں، کسی آرٹ کی سرگرمی میں استعمال ہونے والی سیپیاں یا پودے کی نشو و نما جاننے کے لیے سائنس میں پھلیاں اُگانا۔

سیکھنے والوں کو سرگرمیوں سے منسلک کرنا۔ چاہے تعلیمی سرگرمی پوری کلاس کی بحث کے نتیجے میں ہو یا گروپوں کی جانب سے شروع کیے گئے منصوبوں پر، آپ اپنی کلاس میں براہ راست پڑھائی سے متعارف کرا سکتے ہیں۔ کوشش کریں کہ بچے معلومات اور مہارتوں کو بامعنی انداز میں سیکھ لیں۔

سیکھنے والوں کو ایک دوسرے سے منسلک کرنا۔ بچے جوڑوں اور گروپوں میں کام کرتے ہوئے جس انداز میں بھی ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ جب بھی ممکن ہو ہم عصر تدریس کو فروغ دیں۔

رہنمائی اور مشاہدہ کرنا۔ جب بچے سرگرمیوں اور منصوبوں پر کام کر رہے ہوں (چاہے اپنے طور پر، جوڑوں میں یا گروپوں میں) تو کلاس میں چلتے پھرتے رہیں، تا کہ سیکھنے والے جن بچوں کو مشکلات پیش آ رہی ہوں ان کے سوالات کا جواب دینے اور ان کی رہنمائی کے لیے آپ آسانی سے دستیاب رہیں۔ اس وقت کو یہ اندازہ لگانے اور جاننے کے لیے بھی استعمال کریں کہ بچے اس سرگرمی پر کتنی توجہ دے رہے ہیں اور وہ ایک دوسرے سے باہمی ربط کے لیے کیا انداز اختیار کر رہے ہیں۔

شرکت پر توجہ۔ یہ تمام طریقہ جات اور تجاویز تمام بچوں کو فعال تعلیم کے مواقع حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر، یہ دیکھیں کہ ان کلاسوں میں لڑکے لڑکیوں پر حاوی نہ ہوں۔ بڑی عمر کے بچے چھوٹی عمر کے بچوں پر حاوی نہ ہوں اور مختلف پس منظر اور اہلیت کے بچے نظر انداز نہ ہوں اور نہ ہی کسی سرگرمی یا سیکھنے کے موقع سے باہر ہوں۔

ماحاصلِ سرگرمی: آپ اپنے کلاس روم کو کیا درجہ دیں گے؟

میری کلاس	1 جی ہاں	2 بہتر کیا جا سکتا ہے	3 بہت زیادہ بہتری کی ضرورت ہے
میری کلاس صاف ستھری ہے			
میں اپنی کلاس کی جگہ کا بہت اچھا استعمال کرتا ہوں			
میری کلاس بہت روشن ہے			
میری کلاس میں دلچسپ چیزیں موجود ہیں: (i) دیواروں پر (ii) حساب اور سائنس کے گوشوں میں			
تمام بچوں کو حساب کی مشقوں میں استعمال ہونے والے مواد تک رسائی حاصل ہے			
تمام بچوں کو تعلیمی مواد حاصل کرنے کے لیے کمرے میں کہیں بھی حرکت کرنے کی آزادی حاصل ہے			
تمام بچے تعلیم کی سرگرمیوں میں دلچسپی لیتے ہیں			
تمام بچے آسانی سے کام کر لیتے ہیں: (i) ساتھی کے ساتھ (ii) چھوٹے گروپوں میں			
تمام بچے اکثر سوالات کرتے ہیں			
تمام بچے سوالات کا جواب دینے میں خود اعتمادی کا مظاہرہ کرتے ہیں			
بصارت اور سماعت کی مشکلات کا شکار بچوں کو اس مواد تک رسائی حاصل ہے جس سے انہیں مدد مل سکے			
صنفی اور نسلی تعصب کے خاتمے پر مبنی تعلیم کا مواد اپنایا جاتا ہے			
میری کلاس کے تمام بچے دی گئی ذمہ داری سنبھال سکتے ہیں			

ماحاصل سرگرمی: عملی قدم اٹھانا

جو کچھ آپ پڑھا رہے ہیں اس کے بارے میں سوچیں، کہ کس طرح آپ اپنے خیالات کو کلاس میں لاگو کر سکتے ہیں۔ جب آپ نے نیچے دی گئی ٹیبل میں سوالوں اور مثالوں کے متعلق غور و فکر کر لیا ہو تو پھر ایک ایسی ممکنہ سرگرمی کو تلاش کریں جو آپ کی کلاس میں چل سکے۔

ہفتے کے اختتام پر:

خود غور کریں	مثال	وہ ممکنہ سرگرمی جس کی منصوبہ بندی کی گئی ہے
کیا میں نے ایسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کر لی ہے جس میں تمام بچوں کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جائے گا؟	ایک کہانی پڑھنے کے بعد، بچوں سے پوچھیں کہ جو کچھ اس کہانی میں ہے اس کے بارے میں وہ کیا محسوس کرتے ہیں۔ کیا وہ یہ سوچتے ہیں کہ اس کہانی کا انجام اداسی یا خوشی پر ہوا ہے؟	
کیا میں نے ایسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کر لی ہے جس میں تمام بچے جسمانی طور پر چست رہیں؟	رسی کودنے، والی بال وغیرہ کھیلنے کے مواقع فراہم کریں یا مشاہدہ کرنے کی غرض سے اسکول کے گراؤنڈ کے چاروں طرف چکر لگائیں......	
کیا میں نے ایسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کر لی ہے جو لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کی ذہانت کو آزما سکیں؟	بچوں کو مسائل کے حل پر مبنی کسی کام کرنے کے لیے وقت دیں۔	
کیا میں نے ایسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کر لی ہے جو تمام بچوں کو ایک دوسرے سے سماجی روابط قائم کرنے کی ترغیب دیں؟	ایک ماڈل کی تیاری، تعاون کے ذریعے مسئلہ حل کرنے، باغیچے میں کام کرنے، کلاس کمیٹی کا رکن بننے میں، بچوں کو گروہوں میں منظم کریں۔	

معاونت: 5.4

فعّال اور قابلِ اعتماد جائزہ

'مالا' کونے میں بیٹھی رو رہی ہے۔ وہ تیسری جماعت کے آخری امتحان میں فیل ہوگئی ہے۔ اس نے سال بھر بہت محنت کی اور عملی مشقوں اور ہفتہ وار ٹیسٹوں میں اچھے نمبر حاصل کیے۔ امتحان سے تین ہفتے پہلے اس کی ماں بیمار ہوگئی اور مالا نے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی دیکھ بھال کی تمام ذمہ داری خود سنبھال لی۔ اسے کچھ روز اسکول سے چھٹی بھی کرنا پڑی جب کہ اس کی کلاس میں موجود باقی تمام بچے امتحان کی تیاری میں مصروف تھے۔ امتحان سے پہلے وہ تمام رات جاگ کر اپنی ماں کی دیکھ بھال کرتی رہی۔ امتحان کے دوران وہ پوری توجہ نہیں دے سکی اور بہت زیادہ تھک جانے کی وجہ سے اسے وہ بھی یاد نہیں رہا جو وہ پہلے یاد کر چکی تھی۔ وہ رو کر اپنی مایوسی کا اظہار کر رہی تھی۔ اب اسے دوبارہ اسی کلاس میں پورا سال لگانا پڑے گا۔ اس کی سہیلیوں کا ساتھ بھی چھوٹ جائے گا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے اسے اسکول سے خارج کر دیا گیا ہو۔

بہت سے بچے، خاص طور پر لڑکیاں گھریلو تقاضوں، اور بسا اوقات اسکول میں دل نہ لگنے کی وجہ سے اسکول چھوڑ جاتے ہیں۔ درج بالا کہانی نہ صرف اس مسئلے کی تصویر کشی کرتی ہے، بلکہ اس مسئلے کی نشان دہی بھی کرتی ہے کہ بچوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے سال میں صرف ایک مرتبہ ان کا ٹیسٹ لیا جاتا ہے۔ استاد کی حیثیت سے ہمیں بچوں کو بہتر طور پر سمجھنے اور متعدد طریقوں سے ان کی کارکرگی کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے تا کہ بچوں کی ترقی اور کامیابی کی ایک مکمل تصور بنائی جا سکے۔

جائزہ کیا ہے؟

جائزہ، مشاہدے، معلومات جمع کرنے اور پھر ان معلومات پر مبنی فیصلے کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ مسلسل جائزے کا مطلب، بچے یا بچی کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ کیا جانتا/جانتی ہے، کیا سمجھتا/سمجھتی ہے اور وہ کیا کر سکتا/سکتی ہے۔ یہ مشاہدہ سال کے دوران کئی مرتبہ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ٹرم کے آغاز، درمیان اور اختتام پر یا تھوڑے تھوڑے وقفوں کے ساتھ۔ مسلسل جائزہ؛ مشاہدات، مہارتوں کے کوائف؛ علم اور رویوں کی چیک لسٹیں؛ ٹیسٹ اور کسوٹی کے پروگرام اور خود جائزہ لینا کے ذریعے ہوسکتا ہے۔ مسلسل جائزے کا عمل تمام بچوں کے لیے اسکول میں کامیابی کے مواقع کو یقینی بناتا ہے۔ مسلسل جائزے کے ذریعے اُستاد اپنی منصوبہ بندی اور طریقہ تدریس کو سیکھنے والوں کی ضروریات کے مطابق ڈھال سکتا ہے، تا کہ تمام بچوں کو سیکھنے اور کامیابی حاصل کرنے کے مواقع حاصل ہوسکیں۔

مسلسل جائزے کے عمل میں تمام سیکھنے والوں کو یہ دکھانے کا موقع ملتا ہے کہ وہ کیا جانتے ہیں اور سیکھنے کے مختلف انداز کے مطابق مختلف طریقوں سے کیا کر سکتے ہیں۔ مسلسل جائزہ آپ کو یہ بتا سکتا ہے کہ کسی مخصوص موضوع کے سمجھنے میں کون کون سے بچے پیچھے رہ گئے ہیں۔ پھر آپ ایسے مخصوص بچوں کے لیے تعلیم کے نئے مواقع ترتیب دے سکتے ہیں۔ اس کارروائی کے ذریعے بچوں کو ملنے والا مسلسل ردِعمل یا رائے زنی اُنہیں یہ جاننے میں مدد دیتی ہے کہ کیا وہ اچھی تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں اور اپنی کارکردگی کو بڑھانے کے لیے انہیں مزید کیا عملی اقدام کی ضرورت ہے۔

مسلسل جائزہ والدین اور سرپرستوں کو بچوں کی خوبیوں اور کمزوریوں کے بارے میں آگاہ کرنے میں مدد دیتا ہے تا کہ وہ مشترکہ پروگرام میں حصہ لے سکیں (ایک ایسا پروگرام جو اسکول میں کی جانے والی سرگرمیوں اور گھر پر کی جانے والی سرگرمیوں میں ربط پیدا کر سکے)۔ عموماً سال کے اختتام پر منعقد ہونے والے امتحانات میں والدین کو اتنا وقت نہیں مل پاتا کہ وہ اچھی طرح نہ سیکھ سکنے والے بچوں کی مدد کے لیے کوئی عملی اقدام کر سکیں۔

حاصلاتِ تعلّم: (Learning outcomes)

جیسا کہ ہم نے پچھلی معاونت میں سیکھا کہ تعلّم کی ہر سرگرمی کا کوئی مقصد ہونا چاہیے جس کا کسی نہ کسی طریقے سے جائزہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان

جائزوں میں حاصلاتِ تعلّم بتائے جائیں، یعنی اِن سے ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ بچے نے تعلیمی سرگرمی، موضوع یا پورے نصاب کے دروان کون کون سی مہارتیں، علوم اور رویّے سیکھ لیے ہیں۔ حاصلاتِ تعلّم کو اکثر علمی معیار یا مقاصد کا نام دیا جاتا ہے اور انہیں کچھ مخصوص مضامین، مہارتوں اور جماعتوں کی سطح کے مطابق پہچانا جاتا ہے۔

جب استادِ تعلیم کے کچھ مخصوص نتائج وضع کر لیتا ہے تو اس کی تعلیمی سرگرمیوں اور جائزے دونوں میں بہتری آجاتی ہے۔ جب کبھی آپ کسی نئی سرگرمی کی منصوبہ بندی کریں تو اس کا آغاز اُس کے حاصلاتِ تعلّم سے کریں۔ منصوبہ بندی کرتے ہوئے ممکن ہے آپ درج ذیل تین سوالات کا جواب دینا پسند کریں:

1) بچے کون کون سے اصول استعمال کریں گے یا خود وضع کریں گے؟

2) کون کون سی معلومات سے آگہی حاصل کی جائے گی؟

3) کون کون سے رویوں کو زیرِ استعمال لایا جائے گا؟

اِن سوالات کے جوابات کو حاصلاتِ تعلّم کے طور پر ڈھالا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر آپ نے ایک ایسا یونٹ تیار کیا ہے جس میں پانچویں جماعت کے بچے حساب میں وقت اور فاصلے کی مساوات کے بارے میں سیکھتے ہیں تو ممکن ہے آپ درج ذیل حاصلاتِ تعلّم بنالیں:

بچے آزادانہ کام کرتے ہوئے ضرب اور تقسیم کے استعمال سے وقت اور فاصلے کی مساوات حل کریں گے۔

- جوڑوں میں سیکھنے والے بچے اپنی حسابی کہانی کے وہ مسائل تحریر کریں گے جو وقت اور فاصلے کی مساوات کو خلائی سفر کے پس منظر میں پیش کرتے ہوئے ہوں گے۔
- ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ حاصلاتِ تعلّم یہ طے کرتے ہیں:

1. کون
2. کیا کیا جائے گا اور
3. کن شرائط کے تحت کیا جائے گا

یہ عناصر پھر درج ذیل انداز میں یکجا ہوجاتے ہیں:

1. ایک چھوٹے گروپ میں کام کرتے ہوئے سیکھنے والا
2. اسکول کے میدان کا نقشہ تیار کرے گا
3. ایک انچ کے اسکیل میں

دیگر مثالوں میں یہ کچھ شامل ہے:

- (1) سیکھنے والا (2) ایک مسئلے کو حل کرنے کے لیے جمع کا سادہ طریقہ استعمال کرنے کے قابل ہوگا (3) ایک حقیقی سیاق وسباق میں۔
- (1) سیکھنے والا (2) تحقیقی سرگرمیوں کو مکمل کرنے اور ان کے نتائج پیش کرنے کے لیے گروپ کے ایک رکن کی حیثیت سے کام کرنے کے قابل ہوگا (3) تحریری طور پر۔

مثال کے طور پر جب ہم خصوصی حاصلات کو دیکھتے ہیں جیسے کہ سائنس اور حساب میں تو پھر یہ ہمارے لیے بہت مددگار ہوگا کہ ہمارے پاس کسی مخصوص سرگرمی کے لیے مختلف سطحوں کے مطابق رہنما اصول موجود ہوں۔ ذیل میں اسی قسم کے ایک رہنما اصول کی نشان دہی کی گئی ہے۔

درجہ بندی والی سرگرمی کے لیے حاصلات

4. بچہ چیزوں کو بامقصد گروپوں میں رکھتا ہے۔ بچہ ہر گروپ کی نمایاں خصوصیات بتلاتا ہے۔ بچہ نتائج اخذ کرتا ہے۔
3. بچہ چیزوں کو بامقصد گروپوں میں رکھتا ہے۔ بچہ ہر گروپ کی نمایاں خصوصیات بتلاتا ہے۔
2. بچہ چیزوں کو گروپوں میں رکھتا ہے جو زیادہ بامعنی نہیں ہوتیں۔
1. بچہ چیزوں کو گروپوں میں رکھتا ہے جن کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔
0. بچہ اپنے ذمے کا کام کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔

قابلِ اعتماد جائزے کا طرزِ نظر اور طریقہ کار:

''قابلِ اعتماد جائزہ'' کا مطلب یہ ہے کہ بچے یا بچی کو اپنی کامیابیوں کا تجزیہ کرنے میں خود شامل ہونا چاہیے۔ قابلِ اعتماد جائزہ کارکردگی پر مبنی، حقیقی اور تدریس کے مطابق ہوتا ہے۔ مشاہدہ اور اس کے ساتھ بچوں سے اُن کی پڑھائی کے بارے میں بات چیت کسی وقت بھی ہو سکتی ہے۔

مشاہدہ:

باقاعدہ مشاہدے کے دوران، کم عمر بچوں کا اکیلے، جوڑوں، مختصر گروپوں میں، دن کے مختلف اوقات میں اور مختلف سیاق و سباق میں کام کرنے کے دوران مشاہدہ کرنا چاہیے۔ اِس مشاہدے میں درج ذیل باتوں کو شامل کیا جا سکتا ہے:

روایتی ریکارڈ: (Anecdotal Record) معذور بچوں کی سرگرمیوں کے بارے میں مبنی برحقیقت اور غیر فیصلہ کن تحریریں (notes) ہوتی ہیں۔ یہ اچانک ہو جانے والے واقعات کو ریکارڈ کرنے میں مفید ہوتے ہیں۔

سوالات۔ معلومات جمع کرنے کا ایک کارآمد طریقہ بچوں سے انفرادی طور پر براہ راست، مفتوح الطرف (open ended) سوالات کرنا ہے۔ مفتوح الطرف سوالات جیسا کہ ''میں چاہوں گا کہ آپ مجھے اس بارے میں بتائیں ....'' آپ کو بچہ یا بچی کے زبانی قوتِ بیان کا جائزہ لینے میں مدد کرے گا۔ علاوہ ازیں بچوں سے اُن کی سرگرمیوں کے بارے میں سوالات کرنے سے اکثر آگہی حاصل ہوتی ہے کہ اُن کا رویہ ایسا کیوں ہوتا ہے جب وہ کچھ کرتے ہیں۔

مشاہدہ تعلّم کی کامیابیوں، تعلّم کے چیلنجوں اور تعلّم کے رویّوں کا پَرتو ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذیل میں اس مثال سے ظاہر ہے جو انگریزی کو ایک ثانوی زبان کی حیثیت سے سیکھنے والے مشرقی تیمور کے ایک لڑکے فرانسیسکو کی کارکردگی کے بارے میں استاد کے مشاہدے پر مبنی ہے:

فرانسیسکو

12 مارچ: فرانسیسکو مشرقی تیمور میں اپنے خاندان کی آپ بیتی لکھ رہا ہے۔ وہ اپنی معلومات کو منطقی انداز میں منظم کر رہا ہے، لیکن وہ اپنی تحریر میں فعل کا غلط استعمال کر رہا ہے۔

16 مارچ: فرانسیسکو اور چار دیگر طالب علم پچھلے واقعات کے متعلق لکھتے ہوئے فعل ماضی کا صیغہ کا استعمال کر رہے ہیں۔ فرانسیسکو اُس کی مدد سے اپنی تحریر درست کر رہا ہے

20 مارچ: فرانسیسکو اب اپنی تحریر میں فعل ماضی کا زیادہ استعمال کرنے لگا ہے۔ اس کے لیے اسے مزید کام کرنے اور وضاحت پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

یکم اپریل: فرانسیسکو اور ہاول کرانسائیکلو پیڈیا استعمال کر رہے ہیں۔ جس سے وہ مشرقی تیمور کے حقائق کی تحقیق کر سکیں۔ فرانسیسکو اہم معلومات کے بارے میں مختصر اور بالکل درست نوٹس (Notes) لے رہا ہے۔

جائزہ کوائف: (Portfolio Assessment)

مواد؛ قابل اعتماد جائزہ کا ایک طریقہ یہ ہے کہ کام کے بارے میں بچے کی کارکردگی کا ایک کوائف نامہ تیار کرلیا جائے اور اس کا جائزہ لیا جائے۔ کوائف نامہ ایک ریکارڈ ہوتا ہے جس میں یہ بات شامل ہوتی ہے کہ بچے نے کیا کچھ سیکھ لیا ہے اور وہ کس انداز سے سیکھ رہا ہے۔ کوائف نامہ بچوں کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنے کام کا جائزہ لینے میں حصہ لیں۔ کوائف نامہ بچوں کی تعلیمی ترقی کا حساب رکھتا ہے اس میں بچے کی ناکامیوں کے بجائے اُن کی کامیابیوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بچہ جب کسی دوسرے اسکول چلا جائے تو یہ کوائف نامہ بھی اُس کے اسکول کو بھیج دیا جاتا ہے۔

اِس کوائف نامہ میں کام کے جو نمونے رکھے جائیں ان میں تحریری نمونے جیسا کہ مضامین، کہانیاں، اور رپورٹیں، مثالیں، تصویریں، نقشے اور ڈایا گرام، حساب کے کام کی ورک شیٹ، دیگر مشقیں اور گراف۔ بچوں کی غیر نصابی سرگرمیوں، یعنی کلاس روم کمیٹی میں کوئی عہدہ قبول کرنے کے عمل کو بھی اس میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

اس مقصد کے لیے آپ وہ نمونے چن سکتے ہیں جو بچے کے کسی خصوصی کام کو ظاہر کریں۔ آپ بچوں کو بھی ان کے کام کے وہ نمونے چننے کی دعوت دے سکتے ہیں جن پر وہ اپنے والدین کے دستخط کروانا پسند کرتے ہوں۔ پھر ہر سمسٹر یا ٹرم میں پورے کا پورا کام بچے کے خاندان کو جائزے کے لیے پیش کیا جاسکتا ہے۔

جب بچے نئی جماعت میں پہنچ جاتے ہیں، تو اساتذہ ان کی کارکردگی کے کوائف نامے کے چیدہ چیدہ حصوں کو ان کے نئے اساتذہ کے حوالے کر سکتے ہیں تاکہ وہ نئے آنے والوں کی مختلف صلاحیتوں اور ضروریات سے اچھی طرح واقف ہوسکیں۔

ہر کوائف نامے کے اندراج میں تاریخ اور اس میں درج کام کی تفصیل دی جانی چاہیئے۔ اس تفصیل کو کچھ اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے: ''یہ بغیر کسی مدد کے آزادانہ تحریر کا ایک نمونہ ہے۔ صرف موضوع اور اس میں استعمال ہونے والے کچھ بنیادی الفاظ دیئے گئے تھے۔ اس کام کے لیے 30 منٹ کا وقت دیا گیا تھا''۔

کوائف نامے کا جائزہ میں استعمال:

کوائف نامہ میں دیے گئے مواد کو بلحاظ تاریخ ترتیب دیا جانا چاہیئے۔ ایک مرتبہ جب یہ مرتب ہوجائے تو استاد بچے کی کارکردگی کا تجزیہ کرسکتا ہے۔ موزوں تجزیے میں ہمیشہ بچوں کے موجودہ کام کو اُن کے پہلے کیے گئے کام کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ کوائف نامے کو بچوں کا ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ کرنے میں استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ انہیں کسی خاص مدت میں بچوں کی انفرادی کارکردگی کا ریکارڈ رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ بچے کی مکمل نشو و نما کے متعلق جو کچھ کوائف نامے میں درج ہے اور استاد کو بچے کی پڑھائی کے بارے میں علم ہے ان پر استاد بچے کی کارکردگی، صلاحیتوں، قابلیت، کمزوریوں اور ضروریات کے بارے میں اپنے نتائج کی بنیاد بناتا ہے۔

کوائف نامہ کو بچوں کا جائزے لینے کے لیے استعمال، اساتذہ و والدین۔ اساتذہ کی ملاقات کی منصوبہ بندی کے لیے ایک خود کار نظام فراہم کرتا ہے۔ اِس کوائف نامے کو گفتگو کی بنیاد بناتے ہوئے، استاد اور والدین بچے کی کارکردگی پر مختصر اور مبہم بات کرنے کی بجائے بچے کے کام کے ٹھوس نمونوں کا جائزہ لے سکتے ہیں۔

کیس سٹڈی:

فلپائن میں فعّال جائزہ: کمیونٹی آف لرنرز اسکول فار چلڈرن کی ایک بہت تجربہ کار استاد ماریتا جے پسکوئیل (Marissa J. Pascual سے ایک انٹرویو) وہ یونیسف کے ملٹی گریڈ ایجوکیشن پروگرام میں ٹرینر کی حیثیت سے بھی کام کرتی ہے۔

سوالات:

1) آپ جائزہ کس طرح لیتے ہیں؟

2) آپ کس طرح جائزے کے کام کو مزید تعلّم کے لیے استعمال کرسکتے ہیں؟

3) آپ کی نظر میں تبدیلیوں کے کیا معنی ہیں؟

میں ابتدائی چند ہفتوں کے دوران مختلف طریقوں سے طالب علموں کی موجود سطح سے متعلق معلومات جمع کرتی ہوں۔

مشاہدہ:

میں نے گزشتہ برسوں میں یہ سیکھا ہے کہ بہت سی اہم معلومات صرف عام مشاہدے کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ مفید معلومات مجھے بچوں کی ضروریات اور صلاحیتوں کے مطابق اُن کے لیے انفرادی طور پر موزوں مقاصد اور سرگرمیاں ترتیب دینے میں مدد دیتی ہیں۔ میں ہر ہفتے جس بچے یا بچوں کے گروپ کے بارے میں جو کچھ مشاہدہ کرنے کی ضرورت محسوس کرتی ہوں اُسے عام طور پر لکھ لیتی ہوں۔ ہفتہ کے دوران اپنے ہدف کے بارے میں آگہی رکھنے کی وجہ سے مجھے مشاہدے کے لیے اپنی سرگرمیوں اور اپنے اوقات کار طے کرنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ اِس بات کی آگہی کہ کیا اور کب مشاہدہ کرنا ہے، مجھے اِس قابل بناتا ہے کہ میں اپنا کام زیادہ باا صول اور کامل انداز میں مکمل کروں۔

ابتدائی ہفتوں میں، میں بچوں کو مختلف حالات میں پڑھنے کے مشاہدے کو بہت اہم جانتی ہوں، جیسا کہ خاموش پڑھنے کے وقت اپنے طور پر پڑھنا؛ ادبی گروپ میں بچوں کا کچھ پڑھ کر سنانا؛ کلاس میں زبانی پڑھنا یا کسی ہم عصر اور بڑے کے ساتھ پڑھنا یا کسی خاص معلومات کے لیے کوئی موضوع پڑھنا۔ اس سے مجھے اُن کی عبارت سے معنی اخذ کرنے، طے شدہ حکمتِ عملی لاگو کرنے (جیسا کہ تصاویر اور سیاق و سباق کے اشارے، جملوں کی بناوٹ، متبادل الفاظ کا استعمال) کرنے میں مدد ملتی ہے جب اُن کا واسطہ نئے یا مشکل الفاظ سے پڑتا ہے یا جب وہ اپنی تصحیح کرتے ہیں اور عبارت پڑھے جانے کے دوران تنقیدی ردِّعمل کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ ابتدائی مشاہدات مجھے یہ دیکھنے کے قابل بھی بناتے ہیں کہ بچہ کس طرح پڑھ کر سنانے والوں کا جائزہ لیتا ہے اور کس طرح خود پڑھ کر سنانے والے کی حیثیت سے اپنے ردِّعمل کا اظہار کرتا ہے۔ سال کے آغاز میں، میں اُن سے ایک سوالنامے کا جواب دینے کے لیے بھی کہتی ہوں جس سے اُنہیں پڑھ کر سنانے اور خود پڑھ کر سنانے والوں کی حیثیت سے اپنے ردِّعمل پر اپنے رویّوں کا اظہار کا موقع ملتا ہے۔

گرامر، ہجے، ذخیرہ الفاظ اور لکھنے کے ہنر کے تشخیصی ٹیسٹ:

جائزہ کے نتائج اور اپنے مشاہدات سے حاصل ہونے والی معلومات مجھے اس میں مدد دیتی ہیں کہ میں نے گرمیوں کی کلاس کے لیے جو ابتدائی نصاب تیار کیا تھا اس میں کیا ردّ و بدل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح مجھے اس سبق کا انتخاب کرنے میں آسانی ہوتی ہے جو مجھے پوری کلاس کو یا بچوں کے مخصوص گروپوں کو آنے والے دنوں میں پڑھانے کی ضرورت ہے۔

پہلے ماہ میں تحریر کا کوائف نامہ:

تحریر کے کوائف نامے میں اندراج بھی بچوں کی موجودہ تحریری صلاحیتوں کے بارے میں قابلِ قدر معلومات فراہم کرتا ہے۔ ان کے ابتدائی اندراج زیادہ تر ان کی تخلیقی تحریری سرگرمیوں یا دیگر مضامین کی تحقیق کے بارے میں مختصر رپورٹ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس سرگرمی سے بھی مجھے یہ طے کرنے میں مدد ملتی ہے کہ کن اسباق کو ترجیح دی جائے اور پہلی سہ ماہی کے لیے طالب علموں کو کن کن گروپوں میں تقسیم کیا جائے۔

سال کے دوران، میں جائزہ کے لیے رسمی اور غیر رسمی دونوں طریقے استعمال کرتی ہوں۔ غیر رسمی طریقے کلاس روم اور اسکول کی سرگرمیوں کا ایک عام حصہ ہیں۔ ہر روز درس و تدریس کی سرگرمی ہوتی ہے اس میں طلباء کی کسی کام کو کرنے یا کسی تعلیمی مقصد کو حاصل کرنے میں اُن کی کارکردگی کا جائزہ لینے کا طریقہ کار شامل ہوتا ہے۔

میں اپنے طالب علموں کی کسی سرگرمی میں شرکت یا کسی ذمہ لگائے گئے کام میں طریقہ کار اور حاصلات کا مشاہدہ کرتی ہوں۔ مثال کے طور پر ایک چھوٹے سے سبق کے بعد مختصر مشقوں کے نتائج پر نظر ڈالنے سے مجھے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ مجھے ایک مخصوص تصور کی دوبارہ تدریس کے لیے کوئی مختلف طریقہ استعمال کرنا ہوگا یا سبق سے متعلق مشقوں کی مشق کرنے کے لیے بچے کو زیادہ وقت دینا ہوگا۔ اُن کی تحریر کے کوائف نامے پر نظر ڈالنے سے مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ آیا وہ کلاس

میں پڑھائے گئے قواعد کے تصورات کو استعمال کرنے کے قابل ہو گئے ہیں یا نہیں۔ علاوہ ازیں اس کارروائی سے بعد ازاں دی جانے والی تعلیم کے تجربات یا حکمت عملیوں کے بارے میں فیصلہ سازی کی کارروائی سے آگہی حاصل ہوتی ہے۔

چونکہ میرے طالب علموں کی ضروریات اور صلاحیتیں اور اُن کے ذمے لگائے گئے کام کو مکمل کرنے کی رفتار ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ میں کلاس میں اسباق اور سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے اِن باتوں کا خیال رکھوں۔ کلاس کا انتظام چلانے کے لیے مجھے اپنے طالب علموں کو ان کی مشترک ضروریات اور قابلیت کے لحاظ سے گروپوں میں تقسیم کرنا بہت ضروری ہے۔ مجھے اپنے دن یا ہفتے کی مؤثر منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی یقینی بنانی ہے کہ اُن کی موجودہ ضروریات پوری کر دی گئی ہیں۔

میں کلاس میں جائزے کے رسمی طریقے بھی استعمال کرتی ہوں۔ ان میں مختصر ٹیسٹ یا معلوماتی مقابلے، انفرادی کام اور پراجیکٹس (جیسا کہ تحریری پراجیکٹ، تحقیقی مقالے)، گروپ پراجیکٹس شامل ہیں، اس کے علاوہ (Quarterly Assessment week) کے دوران دیئے گئے ٹیسٹ شامل ہیں۔

کسی طالب علم کی کامیابی کی سطح اور اسکول میں کارکردگی کا انحصار ہمیشہ غیر رسمی جائزے اور رسمی اور وقتاً فوقتاً جائزے دونوں پر ہوتا ہے۔ اس صورت حال میں جائزہ ایک مجموعی حیثیت کا حامل ہے۔ میں اپنے طالب علموں کی صلاحیتوں پر مبنی تدریس و تعلیم کے عمل پر نگاہ رکھتی ہوں۔ ہر سہ ماہی کے بعد اپنی کلاس کے ہر بچے کی قابلیت اور ضروریات کا مختصر جائزہ لیتی ہوں۔ آئندہ سہ ماہی میں اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے میں نئے اہداف اور نئی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرتی ہوں۔ میں ضرورت کے مطابق گروپوں کو نئے سرے سے تشکیل بھی دیتی ہوں۔

میرے لیے جائزے کا عمل اُس وقت ممکن نہیں ہوتا جب تک طالب علم بھی اپنے متعلق خود جائزہ نہ لے لیں۔ ہر سہ ماہی کے اختتام پر میں جواب حاصل کرنے کے لیے انہیں ''خود جائزہ'' کے سوالنامہ دیتی ہوں اور ساتھ ہی ایک سہ ماہی کا اکٹھا جائزے لینے کے لیے انفرادی کانفرنس کا انعقاد کرتی ہوں اور اہداف پر نظر ثانی اور آئندہ سہ ماہی کے لیے نئے اہداف مقرر کرتی ہوں۔ جائزہ کا یہ عمل میرے لیے بہت اہم ہے کیوں کہ یہ مجھے اپنے طالب علموں کی مدد کرنے اور اُن کی صلاحیتوں کے بارے میں آگاہ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ملاقات کے دوران میں طالب علم سے کہتی ہوں کہ وہ اپنے ذمے لگائے گئے کام کا فولڈر، کاپی، تحریر کے بارے میں کوائف نامہ یا لکھنے والوں کی ورکشاپ کا فولڈر، اور اُن تمام پراجیکٹس کی تفصیل لے کر آئے جن پر اُس نے ختم ہونے والی سہ ماہی کے دوران کام کیا ہے۔

گزشتہ برسوں میں، میں یہ جان چکی ہوں کہ ایک استاد سال کے مختلف اوقات میں ایک بچے کے بارے میں جو چھوٹی سے چھوٹی معلومات بھی رسمی یا غیر رسمی طریقوں سے حاصل کر سکتا ہے، اہم نصابی فیصلے کرنے سے پہلے ان کی محتاط انداز میں بار بار توثیق لازمی ہے۔ مثال کے طور پر، قواعد کی مشقوں میں اچھے نمبر حاصل کرنا اس بات کی ضمانت ہرگز نہیں کہ بچے نے اس خاص مہارت میں مکمل عبور حاصل کر لیا ہے۔ میرے تجربے کے مطابق، بہت سی ایسی مثالیں سامنے آئی ہیں جن میں طالب علموں نے قواعد کی مشق میں بہت اچھے نمبر حاصل کیے مگر اپنی تحریر اور نثر نگاری میں اس تصور (concept) کو شامل کرنے میں مشکل محسوس کرتے رہے۔ میں جب بچے کی مشقوں اور نثر نگاری میں فرق محسوس کرتی ہوں تو اس کا بہتر حل یہ تصور کرتی ہوں کہ گروپ میں نثر نگاری کے زیادہ مواقع فراہم کیے جائیں۔ یہ عمل مجھے نثر نگاری کے دوران قواعد کے مخصوص تصور کا ماڈل تیار کرنے میں مدد دیتا ہے۔

ایک استاد کی حیثیت سے، میرے لیے یہ بات بہت اہم ہے کہ جب کسی وقت مجھے کسی مخصوص بچے یا بچوں کے گروپ کے بارے میں نئی معلومات حاصل ہوں تو میں اس پر اپنے ردِ عمل کا اظہار کروں۔ میں ہمیشہ نئی معلومات کے اثرات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ مثال کے طور پر، اگر کسی طالب علم کی طرف سے پڑھ کر سنانے یا نثر نگاری میں کی جانے والی غلطیوں کا مشاہدہ کیا جائے تو یہ اس بات کی علامت ہوگا کہ اس بچے کو کسی مخصوص تصور کی دوبارہ تدریس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے یا کسی مخصوص مہارت میں کمال حاصل کرنے کے لیے اسے مزید کچھ سرگرمیوں کی ضرورت ہے۔ ہر مرتبہ نئی ملنے والی معلومات مجھے یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ میرے طالب علموں کو کس قسم کی مدد درکار ہے اور میں کتنے احسن طریقے سے انہیں یہ مدد فراہم کر سکتی ہوں۔

فیڈ بیک اور جائزہ:

تعلیم کے جائزہ میں فیڈ بیک ایک ضروری عنصر ہے۔ فیڈ بیک دینے سے پہلے یہ اہم ہے کہ استاد اور بچے کے درمیان محفوظ اور پُر اعتماد تعلقات ہوں۔ بچے گروپ اور کلاس میں رسمی فیڈ بیک کے ذریعے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ جب یہ عمل اچھی طرح کام کرنے لگتا ہے تو پھر یہ تبدیلی رونما ہوتی ہے کہ

اساتذہ شاگردوں کو یہ بتانے کی بجائے کہ اُنہوں نے کیا غلطی کی ہے شاگردوں کو بتاتے ہیں کہ وہ خود دیکھیں کہ اُنہیں بہتری لانے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے اور پھر وہ اس بارے میں اپنے استاد سے تبادلہ خیال کر سکیں۔

منفی فیڈ بیک کی مثال یوں ہے کہ،'' آپ اپنے ہجے بہتر کیوں نہیں کرتے، آپ ہمیشہ غلطیاں کرتے ہیں''۔ منفی فیڈ بیک بچوں کی عزت نفس میں کمی پیدا کرتی ہے اور تعلم میں بہتری نہیں کرتی۔

مثبت اور تعمیری فیڈ بیک کو اس طرح ظاہر کیا جا سکتا ہے:''سیتا، جس انداز میں تم نے اپنی کہانی کا آغاز کیا وہ مجھے اچھا لگا اور اس کا انجام بہت دلچسپ ہے۔ اگر تم اپنے کچھ الفاظ کو چیک کرنے کے لیے لغت کا استعمال کرو تو تمہیں اپنے ہجے بہتر کرنے میں مدد ملے گی۔ اگر ابتدائی حروف کے بارے میں تم بے یقینی کا شکار ہو تو جو (Joa) سے پوچھ لو''۔ مثبت فیڈ بیک خوبیوں کو تسلیم کرتی ہے، کمزوریوں کی نشان دہی کرتی ہے اور یہ بتلاتی ہے کہ تعمیری تنقید سے کس طرح بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔

مؤثر فیڈ بیک کی خاص خاص باتیں:

- فیڈ بیک اُس وقت بہت مؤثر ہوتی ہے جب یہ کسی کام پر مرکوز ہو اور باقاعدہ دی جائے۔
- فیڈ بیک بہت زیادہ مؤثر ہوتی ہے جب یہ اس بات کی تصدیق کرے کہ شاگرد ٹھیک طرح آگے بڑھ رہے ہیں اور جب یہ کسی کام میں غلطیوں کی تصحیح یا دوسری بہتری کی طرف اُکسائے۔
- بہتری کے لیے تجاویز کو ''مچان کی تعمیر'' کی طرح کام کرنا چاہیئے، یعنی کہ شاگردوں کی اتنی زیادہ مدد کرنی چاہیئے کہ جتنی کہ انہیں اپنا علم استعمال کرنے کے لیے ضروری ہے۔ جیسے ہی وہ کسی مشکل میں گرفتار ہو جائیں تو انہیں مکمل حل فراہم نہیں کرنا چاہیئے بلکہ انہیں خود قدم بہ قدم طریقے سے سوچنے کا موقع فراہم کیا جانا چاہیئے۔
- فیڈ بیک میں تبادلہ خیال کا معیار بہت اہمیت کا حامل ہے اور اکثر تحقیق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تحریری فیڈ بیک کی بجائے زبانی فیڈ بیک زیادہ مؤثر ہے۔
- شاگردوں کو مدد مانگنے کی مہارت ہونی چاہیئے اور اُنہیں کلاس میں ایسا کرتے ہوئے تکلف محسوس نہیں ہونا چاہیئے۔

اپنا جائزہ آپ لینا: بچوں کو اس بات کی ضرورت ہے کہ

- وہ اپنے کام پر خود غور و فکر کریں؛
- عزت نفس کو خطرے میں ڈالے بغیر مسائل کو تسلیم کرنے میں ان کی مدد کی جائے؛
- اپنے مسائل کے حل کے لیے انہیں وقت دیا جائے۔

یہ خود آزمائی اس وقت وجود میں آتی ہے جب کبھی سیکھنے والے کو اپنی صلاحیتوں، علم یا کارکردگی کی وضاحت کرنا پڑتی ہے۔ ایسی خود آزمائی علم اور اس کی چاہت کی تعمیر کرتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ خود آزمائی بچوں کے ساتھ گفتگو کے دوران یا اُن کے اپنے روزنامچے کے ذریعے بھی ہو سکتی ہے۔

جیسے ہی بچے لکھنے کے قابل ہوں تو اُنہیں روزنامچے میں اپنی تعلیم کے تجربات لکھنے کے لیے کہنا چاہیئے۔ تعلیم کی سرگرمی یا کسی یونٹ کے مطالعے کی تکمیل پر، آپ انہیں اپنی کارکردگی پیش کرنے کے لیے کہہ سکتے ہیں۔

مہارتوں اور رویوں کا جائزہ لینا:

تعلیم میں متعدد مقاصد کا جائزہ لینا مشکل ہے، تاہم مہارتیں اور رویے بچوں کی تعلیم اور مستقبل کی ذہنی نشوونما کی بنیاد ہیں، چنانچہ ہمیں ہر ممکن طریقے سے ان کا جائزہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ذیل میں ان طریقوں کے بارے میں کچھ مثالیں دی جا رہی ہیں جو مہارت کی چار سطحوں اور رویوں کے حصول کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

مجموعی مہارت: تعاون

تعاون کی تشریح یہ ہے کہ ''دوسروں کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہونا اور مختلف کرداروں کو تسلیم کرنا جن میں سننا، وضاحت کرنا، بحث وتمحیص کرنا اور مصالحت کرنا شامل ہیں''۔

	بچہ (الف)	بچہ (ب)
پہلی سطح: اپنی اپنی باری پر ساتھی کے ساتھ کام کرسکتا ہے، بول سکتا ہے اور خیالات اور وسائل کا تبادلہ کرسکتا ہے۔		
دوسری سطح: دوسروں کی مختلف اور تنقیدی آراء کو تسلیم اور بحث وتمحیص کرسکتا ہے۔		
تیسری سطح: ملے جلے گروپ کے ساتھ کام کرسکتا ہے (عمر/صلاحیت/صنف)		
چوتھی سطح: کسی بھی ملے جلے گروپ کی قیادت کرسکتا ہے۔ امداد باہمی کی حکمت عملیوں کو استعمال کرتے ہوئے مسائل کے متبادل حل تجویز کرسکتا ہے۔		

رویّہ: قدر شناسی، یعنی دیگر لوگوں کے جذبات اور اور پس منظر کو تصور میں لانے کے لیے تیار ہے۔

	بچہ (الف)	بچہ (ب)
پہلی سطح: اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے کہ کسی اختلاف کی ایک سے زیادہ وجوہات ہوسکتی ہیں۔ جذبات کا تبادلہ اور رویے کی وضاحت کرسکتا ہے۔		
دوسری سطح: کہانیوں میں کرداروں کے جذبات کو بیان کر سکتا ہے۔ یہ تسلیم کرسکتا ہے کہ دوسرے بچے یا بالغ کی، آپ سے کوئی مختلف چیز چاہنے کی وجوہات ہیں۔		
تیسری سطح: اس بات کی وضاحت کرسکتا ہے کہ لوگ اپنے پس منظر اور حالات کی وجہ سے مختلف انداز میں کام کرتے ہیں۔ صنف، معذوری، شہریت یا غربت کی بنیاد پر کسی کی عزت کرنے سے پرہیز کرسکتا ہے۔		
چوتھی سطح: لوگوں کے بارے میں اُن سے مختلف گھسے پٹے بیانات دینے کو چیلنج کرسکتا ہے۔		

مسلسل اور مستند جائزہ میں اکثر استعمال ہونے والی سرگرمیوں میں ''کارکردگی جائزہ اور ماحصل جائزہ'' شامل ہے۔ کارکردگی جائزہ میں یہ چیزیں شامل ہوسکتی ہیں: سائنسی تحقیقات، حقیقی اشیاء کا استعمال کرتے ہوئے حساب کے مسائل کا حل؛ ایک یا دو دیگر افراد کے ساتھ رول پلے؛ والی بال کے کھیل میں سروس دینا۔

ماحصل جائزہ میں یہ اشیا شامل ہوسکتی ہیں: ایک خاکہ یا ڈرائنگ؛ کسی سائنسی کرشمے سے متعلق کوئی ماڈل؛ کوئی مضمون یا رپورٹ؛ یا کوئی ایسا گیت جو کسی بچے نے لکھا اور کمپوز کیا ہو۔

جائزہ لینے میں کیا کیا غلطیاں ہوسکتی ہیں؟

طالب علموں کے لیے حتمی نتیجے کا تعلق اُس سے ہوسکتا ہے جو وہ پہلے کر سکتے تھے اور جو اب کر سکتے ہیں۔ اس کا تعلق ایک سال کے اختتام پر لیے جانے والے معیاری ٹیسٹ سے نہیں ہونا چاہیے ایک ہی سال کے گروپ (کلاس یا گریڈ) سے تعلق رکھنے والے بچوں کے درمیان عام صلاحیت کے اعتبار سے تین سالوں کا فرق ہوسکتا ہے؛ ممکن ہے حساب میں ایک ہی سال کے گروپ کے اندر اندر سات سالوں کا فرق بھی موجود ہو۔ اس کا مطلب ایک ہی معیار کا ٹیسٹ کی بنیاد پر موازنہ کرنا بہت سے بچوں کے ساتھ زیادتی ہوگی۔

جہاں تک بچے کا معاملہ ہے، ایک استاد، والدین یا سرپرست کو سال کے آخر میں لیے جانے والے اس ٹیسٹ کو زیادہ اہم جائزہ تصور نہیں کرنا چاہیئے۔ بچوں میں عزتِ نفس میں کمی کا سب سے بڑا سبب موازنے کا استعمال ہے۔ خاص طور پر اسکول میں سال کے آخر میں لیا جانے والا ٹیسٹ بچے کے مجموعی اور جامع جائزہ کا صرف ایک حصہ ہونا چاہیئے جو استاد، بچے اور والدین یا سرپرست کو بچے کی کارکردگی سے آگاہ کرتا ہے اور اس میں مزید بہتری پیدا کرنے کے لیے حکمت عملی وضع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ہمیں بچے کی ''کمزوریوں'' پر زور دینے کی بجائے اس کی کامیابی پر خوش ہونا چاہیئے جو بچے نے حاصل کی ہے اور یہ فیصلہ کریں کہ ہم انہیں مزید سیکھنے میں کس طرح مدد دے سکتے ہیں۔

مستند اور مسلسل جائزہ سے یہ نشان دہی کی جا سکتی ہے کہ بچے کیا سیکھ رہے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ ان کے کچھ نہ سیکھنے کی کیا وجوہات ہیں، جنہیں بعض اوقات تعلیم و تربیت کے نظام میں نقص سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ جن وجوہات سے شاید بچے سیکھ نہیں پاتے، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

- بچوں نے اپنے ذمے لگایا گیا کام کرنے کی مہارت نہیں سیکھی ہے۔ تعلیم کے بہت سے کام ایک دوسرے کے نتیجے میں ہوتے ہیں، جیسا کہ خاص طور پر حساب اور زبان میں۔ قبل اس سے کہ بچے اعداد کو تفریق کرنے کی کوشش کریں انہیں پہلے ایک مہارت: جیسا کہ دس تک گنتی سیکھنے کی ضرورت ہے۔
- درسی طریقہ کار بچے کے لیے مناسب نہیں تھا۔
- بچے نے جو کچھ سیکھ رکھا ہے ممکن ہے اس کی مشق کرنے کے لیے اسے زیادہ وقت درکار ہو۔
- بچہ بھوک یا خوراک کی کمی کا شکار ہے۔
- بچہ جذباتی یا جسمانی مسائل سے دوچار ہے جو اس کی تعلیم میں مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔

اگر بچہ مشکلات کا شکار ہو تو مستند طریقے استعمال کرتے ہوئے مسلسل جائزہ کے ذریعے ان مشکلات کا پتہ چلایا جا سکتا ہے، جس سے ہم بچے کے لیے مہارت کو بڑھانے میں مدد دے سکتے ہیں۔ اساتذہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ تمام بچے ایک ہی طریقے اور رفتار سے نہیں سیکھ پاتے۔ ممکن ہے کچھ بچے تعلیم کے کسی اہم مرحلے میں غیر حاضر رہے ہوں۔ اگر موزوں اوقات میں اضافی ہدایات کا استعمال کیا جائے تو پیچھے رہ جانے والے بچوں کو متبادل انداز میں علم اور مہارت کی فراہمی ممکن ہے۔ ''تعلیم کے ساتھیوں'' (learning partners) کو جو اچھے پیمانے پر مہارتیں حاصل کر چکے ہوں، ان بچوں کی مدد کے لیے کہا جا سکتا ہے جو غیر حاضر رہے ہوں یا جنہیں مزید توجہ کی ضرورت ہو۔

ماحاصلِ سرگرمی: کامیابی کا جائزہ

آخری ٹرم کے بارے میں سوچیں۔ کسی ایک مضمون، جیسا کہ حساب یا سائنس کے بارے میں سوچیں۔ آپ نے اپنے بچوں کی کامیابی کا جائزہ کس طرح لیا؟ مشاہدے، پنسل اور کاغذ کے ساتھ ہفتہ وار ٹیسٹوں، جو کچھ انہوں نے بنایا (product) کوائف نامے یا ٹرم کے آخر میں امتحان کے ذریعے؟

آپ والدین یا سرپرستوں کو کس طرح ان کے بچوں کی کارکردگی کے بارے میں آگاہ کریں گے؟ ایک غیر رسمی گفتگو، رپورٹ کارڈ یا والدین اور اساتذہ کی انجمن کے اجلاس کے ذریعے؟

عملی اقدام کے بارے میں آگہی:

اب جب کہ آپ کو مسلسل جائزے کی قدر کے بارے میں بہتر آگہی حاصل ہو چکی ہے، تو آپ بچوں کی قابلیت اور کمزوریوں کی ایک بہتر تصویر حاصل کرنے کے لیے کیا عملی اقدام کریں گے؟ کیا آپ اپنے اسکول میں بچوں کے کوائف نامے کے جائزے کے کام کو متعارف کروا سکتے ہیں؟ سال بھر کے لیے ایک جائزہ منصوبہ تیار کرنے کی کوشش کریں۔ کچھ ایسے انداز متعارف کروانے کے بارے میں سوچیں جو آپ کے اسکول کے سیاق و سباق میں اپنائے جا سکتے ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ سال بھر بچوں کی کارکردگی کی مکمل تصویر پیش کر سکیں۔ یاد رکھیں کہ جائزہ کو آپ موضوعات اور اسباق کی ابتدائی منصوبہ بندی میں شامل کریں۔

	مشاہدہ	کارکردگی	کوائف نامہ	تشخیصی ٹیسٹ	دیگر؟
روزانہ					
ہفتہ وار					
ٹرم وار					
سالانہ					

معاونت: 5.5

ہم نے کیا سیکھا؟

اِس کتابچے میں ہم نے اُن تمام عملی انتظامی مسائل کے بارے میں تحقیق کی جن سے ہمیں نمٹنے کی ضرورت ہے اگر ہمارے کلاس روم تعلیم حاصل کرنے کے مواقع تمام بچوں، بشمول اُن کے جو مختلف پس منظر اور اہلیت کے حامل ہیں، کو فراہم کر رہے ہوں ۔ چند سوالات جن کے بارے میں ہمیں سوچنے کی ضرورت ہے وہ ہیں:

- کیا والدین، سرپرست کی طرح کلاس کو منظم کرنے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں؟
- کیا بچے کلاس میں اپنی تعلیم کے لیے زیادہ ذمہ داری اٹھانا سیکھ سکتے ہیں؟
- کیا ہم تعلیمی مواد کے لیے مقامی وسائل کا بہتر استعمال کر سکتے ہیں؟
- کیا بچے جوڑوں میں تدریس کے ذریعے ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں؟
- کیا ہم مختلف قسم کے اسباق کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں تا کہ تمام بچے اپنی رفتار کی مناسبت سے کامیابی حاصل کر سکیں؟
- کیا کلاس میں رویّوں کو منظم کرنے میں ہم عملی مظاہرہ کر سکتے ہیں؟
- اگر ضرورت ہو تو ہم نظم کو تعلّم کے لیے بنیادی معاونت کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

اگر کوئی کلاس اچھی طرح منظّم ہو، اسباق کی اچھی طرح منصوبہ بندی کی گئی ہو اور تمام افراد بچوں کی تعلیم میں دلچسپی لیتے ہوں، تو تمام بچے اپنی تعلیم میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

اِس کتابچے میں ہم نے کچھ ایسے طریقوں پر بھی نظر ثانی کی ہے جن کے ذریعے بچوں کی تعلیم کا پورا سال جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ بچے کہاں سے اپنے کام کا آغاز کر رہے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ایک ہی عمر کے بچوں کے سیکھنے کی رفتار ایک دوسرے سے مختلف ہوسکتی ہے، جب وہ تعلیم حاصل کر رہے ہوں تو ہمیں اُن کو فیڈ بیک فراہم کرنے کی ضرورت ہے (تشکیلی جائزہ) اور ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ سال کے اختتام تک انہوں نے کتنی کامیابی حاصل کر لی ہے (اخذ شدہ جائزہ) ہم نے مستند جائزے کو بچوں اور والدین اور دیگر سرپرستوں کے لیے تشکیلی جائزہ فراہم کرنے کے ایک ذریعے کے طور پر دیکھا ہے۔

ہم جان چکے ہیں کہ مستند جائزہ میں بچوں کی کامیابی کا جائزہ لینے کے لیے بہت سے طریقے استعمال کیے گئے ہیں جن میں براہ راست مشاہدہ، کوائف نامے، مسائل کے حل پر مبنی سرگرمیاں (شاید جوڑوں یا مختصر گروپوں میں presentation)، (تعلیمی سرگرمی کے ماحصل کی مثال) اور کچھ مناسب کاغذ اور پینسل (یعنی لکھنے کے) کے سوال شامل ہیں۔

کیا آپ تعلیمی سال کے درمیان کلاس کے تمام بچوں کی کارکردگی کے بارے میں ان کے والدین یا سرپرستوں کو رپورٹ پیش کرتے وقت پُر اعتماد ہیں؟ کیا ایسے طریقہ کار موجود ہیں جن کے ذریعے آپ جائزے کے عمل میں بچوں کو شامل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اُن کو یہ کہہ کر کہ وہ ان کاموں میں سے اپنے لیے کوئی سا کام چن لیں جو اُن کے کوائف نامے میں شامل کیے گئے ہیں؟

WHERE CAN YOU LEARN MORE?

The following publications and Web sites are valuable resources for managing the inclusive classroom.

Publications

Alternatives to Corporal Punishment: The Learning Experience. (2000) Department of Education, Ministry of Education, Pretoria, South Africa.
Miriam S. (1993) Learning from Experience. World Studies. Trentham Books Ltd., United Kingdom.
UNESCO (1993) Teacher Education Resource Pack: Special Needs in the Classroom. Paris.
UNESCO (2001) Understanding and Responding to Children's Needs in Inclusive Classrooms: A Guide for Teachers. Paris.

Web Sites

Authentic Assessment: a briefing.
http://home.ecn.ab.ca/'''Ijp/edarticles/ assessment .htm
Classroom routines. http://www.ioe.ac.uk/multigrade/practicaLadvice.htm
Cooperative learning.
http://www.jigsaw.org/ and http://www.co-operation.org
Guidelines for Portfolio Assessment in Teaching English by Judy Kemp and Debby T operoff.
http://www.etni.org.il/ministry/portfolio
Managing group work and cooperative learning.
http://www.tlc.eku.edu/tips_cooperative_learning.htm
Multigrade Teacher Training Materials.
http://www.ioe.ac.uk/multigrade/teacher_training.htm
Positive Discipline. http://www.positivediscipline.com
Quality Education for Every Student. This is a good Web site for explaining portfolio assessment. http://www.pgcps.org/...elc/portfolio.html
UNICEF Teachers Talking about Learning.
http://www .unicef .org/teachers

یونیسکو
ایشیا اور بحرالکاہل کا علاقائی دفتر برائے تعلیم،
بنکاک، تھائی لینڈ۔2004ء